Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ    نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ    وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر
ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

22 صفر 1432 ہجری۔ 27 صلح 1390 ہش۔ 27 جنوری 2011ء

## اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

# اللہ اور اس کے رسول اور اولوالامر کی اطاعت کے متعلق اسلامی احکامات

## ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَ یُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوااللّٰہَ وَاَطِیْعُواالرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ (النساء آیت ٦٠)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اولوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنا دیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔
(صحیح بخاری کتاب الاحکام، باب السمع والطاعۃ للامام ما لم تکن معصیۃ)

☆......حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔ (صحیح مسلم کتاب باب وجوب ملازمۃ جماعت المسلمین)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

## فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آجاتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے انکی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور انکا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔ اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے اگر ان میں یہ اطاعت کی تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی اصلی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ نا سمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا......آپؐ پیغمبر خدا ﷺ کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اسمیں بھی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ج ٢۔ ص ٢٤٦۔ ٢٤٨۔ زیر سورۃ النساء آیت: ٦٠)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# تہذیب سے گری حرکتیں

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ہماری ایک مقدس مذہبی تقریب ہے جس کی بنیاد ہمارے عقیدے کی رو سے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت رکھی۔ جس میں شامل ہونا اپنے پیروکاروں کا مذہبی فرض قرار دیا۔ چنانچہ نہ صرف ہندوستان کے تمام علاقوں سے بلکہ بیرون ہند کے کئی مقامات سے بھی احمدی مرد و خواتین بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ مقررہ تاریخوں پر حاضر ہونا کارِ ثواب خیال کرتے ہیں اور ہر قسم کی تکالیف اُٹھا کر ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوتے ہیں اور ان ایام کا ایک ایک لمحہ ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف کے سننے، عبادات میں مشغول رہنے اور مقدس مقامات کی زیارت کرنے میں گزارتے ہیں۔ جلسہ کی تمام کاروائی اور روحانی کیفیت حکومت کی اطاعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے پرامن طریق سے کی جاتی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تقریب جماعت احمدیہ کے لئے نہایت مقدس مذہبی تقریب ہے اور بعینہ وہی حیثیت رکھتی ہے جو دیگر مذاہب کے لوگوں کی ان تقریبوں کو حاصل ہوتی ہے جو مقررہ ایام میں وہ اپنے مقدس مقامات پر مناتے ہیں۔

لیکن یہ کس قدر کھلے شرمناک ظلم اور جور کا مظاہرہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی اس مذہبی تقریب کے لئے جب دور و نزدیک سے لوگ رختِ سفر باندھتے ہیں تو اُن کو اس مذہبی جلسہ میں جانے کیلئے روکا جاتا ہے۔ دامِ درمِ سخن ہر طریق سے کوشش کی جاتی ہے کہ احمدی اپنے جلسہ سالانہ میں شریک نہ ہوسکیں۔

جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے مخلص احمدیوں کو جہاں ایک طرف گاؤں سے اخراج کی دھمکی اور بائیکاٹ کا فیصلہ سنایا جاتا ہے وہاں دوسری طرف نام نہاد علماء ان مخلصین کو روکنے کیلئے شیطانی تدابیر شروع کردیتے ہیں۔ گاڑیوں، اسٹیشنوں، بس اسٹینڈوں میں ہر جگہ ان کے نمائندے اس تاک میں لگے رہتے ہیں کہ کسی طرح یہ مخلصین قادیان کے جلسہ سالانہ میں شریک نہ ہوں۔ ہر بار کی طرح اس بار بھی ان نام نہاد علماء نے اپنی پوری کوشش کی کہ مخلصین کا کارواں قادیان جمع نہ ہوسکے۔ چنانچہ مورخہ 25 دسمبر کی بات ہے کہ دہرادون میں جماعت کے مخلصین کا قافلہ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے جمع ہوا۔ عین اس وقت نام نہاد علماء نے ڈرا دھمکا کر لوگوں کو جبراً قادیان جانے سے روک دیا۔ چنانچہ اس واقعہ کا ذکر ملک کے مختلف اخبارات نے کیا۔

قارئین! مذکورہ بالا کام پر نظر دوڑائیں اور تاریخ اسلام پر نظر دوڑائیں۔ تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیغام حق پہنچانے کیلئے گلی گلی قریہ قریہ نکلا کرتے تھے اور آپ کی تبلیغ و مساعی کے نتیجہ میں مکہ معظّمہ مرجع خلائق بن چکا تھا۔ اُس وقت کفار مکہ کا یہی کردار ہوتا تھا جو آج کل کے مخالفین احمدیت کا کردار ہے۔

کفار مکہ اسی تلاش و جستجو میں رہتے تھے کہ مکہ معظّمہ میں کوئی آدمی حق کی تلاش کیلئے داخل نہ ہوسکے۔ اگر خدانخواستہ داخل ہوجائے تو پھر پوری کوشش ہوتی تھی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ کرسکے۔ ملاقات سے قبل ہی اُس کو ڈرا دھمکا کر لالچ دیکر اور دیگر طریقوں سے روکا جاتا تھا۔ مقصد صرف یہی تھا کہ حق کسی طرح پھیل نہ سکے۔ ٹھیک یہی کردار نام نہاد علماء کررہے ہیں۔ دہرادون کا واقعہ تو بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے ورنہ سارے ہندوستان میں ان لوگوں کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح مخلصین احمدیت جلسہ سالانہ قادیان میں شریک نہ ہوسکیں۔

ایک طرف ان مخالفین کی یہ اوچھی اور تہذیب سے گری ہوئی حرکتیں ہیں تو دوسری طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ سالانہ میں شاملین کیلئے دعائیں اور خوشخبریاں ہیں۔ حضور بیان فرماتے ہیں۔

”سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت تیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔

**اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔** عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا نہ نیچر کی تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے اور خدا تعالیٰ اس امت وسط کیلئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کردے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا وہی راہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتدا سے صدیق شہید اور صلحا پاتے رہے۔ یہی ہوگا اور ضرور ہی ہوگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔ بالآخر میں دُعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کردیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور روز آخرت میں ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو اے خدا ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین“۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

قارئین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ ہر ایک احمدی اس بات پر کامل یقین رکھتا ہے کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے خدا تعالیٰ نے قومیں تیار کی ہیں۔ مخالفین جتنی چاہیں مخالفت کریں وہ اس الٰہی قافلہ کی ترقی کو روک نہیں سکتے۔

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اگر صرف جلسہ سالانہ پر ہی نظر ڈالیں تو صاف عیاں ہوجائے گا کہ احمدیت ایک آسمانی صداقت ہے۔ 1891ء میں قادیان کی مسجد اقصیٰ میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں صرف ۷۵ افراد شامل ہوئے۔ لیکن آج جلسہ سالانہ قادیان کی شاخیں دنیا کے ہر ملک میں جہاں جماعت احمدیہ موجود ہے قائم ہوچکی ہیں۔ اور روز بروز اس میں شاملین کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ ۷۵ افراد پر مشتمل جو قافلہ قادیان کی گمنام بستی سے شروع ہوا وہ آج زمین کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔

کیا اب بھی مخالفین یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ شاملین جلسہ کو روک کر سچائی پر پردہ ڈال سکتے ہیں۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

## تحریک جدید

کہنے کو ہے جدید مگر ہے قدیم ہی
اس کارواں کا ماہِ عرب ہی امیر ہے
ہر ملک اپنا ملک ہے ہر قوم اپنی قوم
حائل نہ اس کی راہ میں کوئی لکیر ہے
دنیا کے ہر کنارے پر اس کا ظہور ہے
جیسا کہ ہم سے وعدۂ ربّ قدیر ہے
احیاء دیں کے واسطے مہدی کے دور میں
یہ اک نظام نو ہے مگر بے نظیر ہے
حاصل ہے اس کو سایۂ خلاق دو جہاں
اس کا قدم قدم پہ خدا خود نصیر ہے
اے عاشقانِ حق اٹھو قربانیاں کرو
مہدی کا نور چشم ہی اس کا سفیر ہے
ابلاغِ حق تھا فرض جو میں نے ادا کیا
شبیر کی صدا تو صدائے فقیر ہے

(محترم چودھری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل، ربوہ۔ پاکستان)

## 22 ویں مجلس شوریٰ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 22 ویں مجلس شوریٰ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انشاء اللہ 19-20 مارچ 2011 (بروز ہفتہ اتوار) منعقد ہوگی۔ جملہ عہدیداران جماعت حسب قواعد نمائندگان بھجوانے کی تیاری کریں۔ اس تعلق میں تفصیلی سرکلر بھجوایا جارہا ہے۔ یاد رہے کہ زونل امراء کرام جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے ممبر ہوتے ہیں، باقی نمائندگان قواعد کے مطابق منتخب کئے جاتے ہیں۔ جو نمائندگان ایسی سہولت کے مدنظر شرکت کرسکتے ہوں وہ ضرور تشریف لائیں۔ شوریٰ کی نمائندگی بہر حال ایک اعزاز ہے۔ اس دو روزہ مجلس شوریٰ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان۔ سیکرٹری مجلس شوریٰ بھارت)

# خطبہ جمعہ

## اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے بڑھ کر اور کون اس بات کا فہم اور ادراک رکھ سکتا ہے کہ اِسْتَعِیْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ کی روح کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دعویٰ کے بعد ہر قسم کی سختیوں سے گزرنا پڑا لیکن آپ نے نہ صرف خود ہمیشہ حوصلے اور صبر کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنے اصحاب کو بھی یہی کہا کہ اگر میرے ساتھ منسلک ہوئے ہو تو پھر وہ نمونے قائم کرنے ہوں گے جن کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا اور جس پر چلتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کی تھی۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیاۃ طیبہ سے غیر معمولی صبر اور تحمل کے پُر اثر واقعات کا بیان)

آج جماعت احمدیہ تمام مخالفتوں سے صبر اور دعا کے ساتھ گزرتی ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 198 ممالک میں پہنچ چکی ہے اور روز بروز یہ جماعت ترقی کر رہی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 26/نومبر 2010ء بمطابق 26/نبوت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے صبر کے عظیم خُلق کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ اور صحابہ علیہم السلام کی چند مثالیں نمونے کے طور پر پیش کی تھیں۔ یہ اعلیٰ خُلق جس کے اپنانے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو تلقین فرمائی اور سب سے بڑھ کر اپنا اسوہ پیش کیا، اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم وَاسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے اور دعاؤں کے ذریعے وہی لوگ چاہ سکتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہو، اُس پر توکّل ہو۔ اس یقین پر قائم ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے صبر اور خالص ہو کر اس کے آگے جھکنے کی وجہ سے ضرور ہماری مدد فرمائے گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے جو اس بات کا ادراک اور ایمان رکھتا ہو، یقین رکھتا ہو۔ اور پھر آپؐ کی قوتِ قدسی سے صحابہ کو یہ ادراک اور ایمان حاصل ہوا۔ پس انہوں نے اپنے اس عمل کی وجہ سے مختلف موقعوں پر یہ نظارے دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کس طرح ان کے شاملِ حال رہی۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے بڑھ کر اور کون اس بات کا فہم اور ادراک رکھ سکتا ہے کہ اِسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کی روح کیا ہے؟ اور یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اصحاب میں پیدا کرنے کی کوشش فرمائی اور پیدا کی۔ مختلف ارشادات اور تحریرات کے ذریعے اپنی جماعت کی تربیت کے لئے اُن کو اس خُلق پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

پس آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی یہ جماعت ہے جو اس تربیت کی وجہ سے صبر و استقامت کے نمونے دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے صرف اور صرف اسی کے حضور اپنے دل کی حالت پیش کرتی ہے۔ اور یہ سب عملی رنگ میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کر کے دکھایا اور اس تربیت کا یہی اثر اب تک جماعت میں چلتا چلا آ رہا ہے کہ جماعت اس اُسوہ کو، اس اہم خُلق کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دعویٰ کے بعد ہر قسم کی سختیوں سے گزرنا پڑا لیکن آپ نے نہ صرف خود ہمیشہ حوصلے اور صبر کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنے اصحاب کو بھی یہی کہا کہ اگر میرے ساتھ منسلک ہوئے ہو تو پھر وہ نمونے قائم کرنے ہوں گے جن کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا اور جس پر چلتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کی تھی۔

اس وقت مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے بعض واقعات پیش کروں گا کہ کس طرح آپ علیہ السلام نے مختلف مواقع پر چھوٹی چھوٹی باتوں سے لے کر بڑی باتوں تک صبر کا نمونہ دکھایا۔ اپنے ماننے والوں کو بھی اس کی نصیحت کی اور بڑی سختی سے اس بارہ میں عمل کرنے کے لئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو براہِ راست بھی مختلف وقتوں میں الہاماً اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی کہ صبر اور اعلیٰ اخلاق کا دامن ہمیشہ پکڑے رہنا اور چاہے جو بھی حالات ہو جائیں، دشمن چاہے جیسی بھی ذلیل اور گھٹیا حرکتیں کرے، نقصان پہنچانے کے چاہے جتنے بھی حیلے اور وسیلے تلاش کئے جائیں اور عملاً نقصان پہنچائے، تمہارا صبر اور استقامت کا دامن کبھی نہیں چھوٹنا چاہئے۔ دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے انتظار میں رہو۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ابتلا اور آزمائشیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وہ بندے اُن کو اللہ کی خاطر برداشت کرتے ہیں۔ چنانچہ براہینِ احمدیہ میں آپ علیہ السلام نے اس بارہ میں اپنے ایک الہام کا ذکر فرمایا ہے۔ اُس کے الفاظ یوں ہیں کہ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُوْلُوا الْعَزْمِ۔ اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ۔ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ اس جگہ فتنہ ہے۔ پس صبر کر جیسے اولوالعزم لوگوں نے صبر کیا۔ خبردار ہو۔ یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ ایسی محبت کرے جو کامل محبت ہے۔ اُس خدا کی محبت جو نہایت عزت والا اور نہایت بزرگ ہے۔ وہ بخشش جس کا کبھی انقطاع نہیں ہوتا۔ (یعنی کبھی وہ ختم نہیں ہوتی)۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 609-610 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پس نبوت کے دعوے سے بھی پہلے، بیعت لینے سے بھی پہلے بلکہ ابتدا میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر کے اعلیٰ خُلق کی جو تلقین فرمائی تھی اس کا اظہار اور اس پر عمل آپ کی زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رہا۔ جس کی بعض مثالیں جیسا کہ میں نے کہا مَیں پیش کروں گا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ 1898ء میں مولوی محمد حسین صاحب نے اپنا ایک گالیوں کا بھرا ہوا رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور بھیجا۔ اپنی رپورٹ میں وہ لکھتے ہیں کہ مَیں نے 27 جولائی 1898ء کے الحکم میں اس کیفیت کو درج کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ آج قریباً تیس سال ہوئے جب اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوصلہ، ضبطِ نفس اور توجہ الی اللہ پر غور کرتے ہوئے پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل جاتے ہیں۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مولانا یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 462-463)

بے تحاشا گالیوں سے بھرا ہوا جو رسالہ تھا آپؑ نے اُس کے جواب میں پورے حلم اور حوصلہ اور صبر و تحمل کا اظہار کیا۔ آپ کے سکونِ خاطر اور کوہِ وقاری کو کوئی چیز جنبش نہ دے سکتی تھی۔ بڑی پُرسکون طبیعت تھی۔ بڑی باوقار طبیعت تھی۔ یعنی اس طرح کہ جس طرح پہاڑ ہو۔ گویا کہ وہ ایک عظیم شخصیت تھے۔ وقار کا ایک پہاڑ تھے اور یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ کسی قسم کی گالیوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ یعنی کبھی یہ نہیں ہوا کہ بے وقاری دکھاتے ہوئے گالیوں کے جواب میں، گالیوں کا جواب آپ کی طرف سے جائے۔ فرماتے ہیں کہ یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ خدا تعالیٰ کی وحی جو آپ پر ان الفاظ میں نازل ہوئی تھی کہ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُوْلُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (احقاف:36) فی الحقیقت خدا کی طرف سے تھی اور اُسی خدا نے وہ خارق عادت اور فوق الفطرت صبر اور حوصلہ آپ کو عطا فرمایا تھا جو اولوالعزم رسولوں کو دیا جاتا ہے۔ قبل از وقت خدا تعالیٰ نے متعدد فتنوں کی آپ کو

اطلاع دی تھی اور وہ فتنے اپنے اپنے وقت پر پوری شدت اور قوت کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ مگر کسی موقعہ اور مرحلہ پر آپ کے پائے ثبات کو جنبش نہ ہوئی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مولانا یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 463-464)

پھر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مزید لکھتے ہیں کہ محبوب رایوں والے مکان کا واقعہ ہے۔ ایک جلسہ میں جہاں تک مجھے یاد ہے ایک برہمو لیڈر (غالباً انباش موزم دار بابو تھے) حضرت سے کچھ استفسار کر رہے تھے (ایک ہندو لیڈر استفسار کر رہے تھے، سوال پوچھ رہے تھے)۔ حضرت جواب دیتے تھے۔ اسی اثناء میں ایک بدزبان مخالف آیا اور اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے بالمقابل نہایت دلآزار اور گندے حملے آپ پر کئے۔ کہتے ہیں وہ نظارہ اس وقت بھی میرے سامنے ہے۔ آپ منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے، جیسا کہ اکثر آپ کا معمول تھا کہ پگڑی کے شملے کا ایک حصہ منہ پر رکھ لیا کرتے تھے۔ پگڑی کا حصہ منہ پر رکھ دیا کرتے تھے۔ یا بعض اوقات صرف ہاتھ رکھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ خاموش بیٹھے رہے، اس کی گالیاں سنتے رہے اور وہ شورہ پُشت بکتا رہا۔ فسادی طبیعت کا آدمی بولتا رہا۔ آپ اسی طرح پر مست اور مگن بیٹھے تھے کہ گویا کچھ ہو ہی نہیں رہا یا کوئی نہایت ہی شیریں مقال گفتگو کر رہا ہے۔ اس ہندو لیڈر نے اسے منع کرنا چاہا مگر اس نے پرواہ نہ کی۔ حضرت نے ان کو فرمایا کہ آپ اسے کچھ نہ کہیں، کہنے دیجئے۔ آخر وہ خود ہی بکواس کر کے تھک گیا اور اٹھ کر چلا گیا۔ برہمو لیڈر بے حد متأثر ہوا۔ اور اس نے کہا کہ یہ آپ کا بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے۔ اس وقت حضور اسے چُپ کرا سکتے تھے۔ اپنے مکان سے نکلوا سکتے تھے (یعنی آیا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جگہ پر تھا۔) اور بکواس کرنے پر آپ کے ایک ادنیٰ اشارہ سے اُس کی زبان کاٹی جاسکتی تھی۔ مگر آپ نے اپنے کامل حلم اور ضبطِ نفس کا عملی ثبوت دیا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 443-444)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ جالندھر کے مقام پر وہ "یعنی میر عباس علی صاحب! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور بیٹھے ہوئے اعتراضات کر رہے تھے۔ حضرت مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس مجلس میں موجود تھے اور مجھے خود انہوں نے ہی یہ واقعہ سنایا۔ کہتے ہیں کہ مولانا نے فرمایا کہ مَیں دیکھتا تھا کہ میر عباس علی صاحب ایک اعتراض کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نہایت شفقت اور رأفت اور نرمی سے اس کا جواب دیتے تھے۔ اور جوں جوں حضرت صاحب اپنے جواب اور طریقِ خطاب میں نرمی اور محبت کا پہلو اختیار کرتے،

میر صاحب کا جواب بڑھتا جاتا۔ یہاں تک کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی اور بے ادبی پر اتر آیا اور تمام تعلقاتِ دیرینہ اور شرافت کے پہلوؤں کو ترک کر کے تُو تُو، مَیں مَیں پر آ گیا۔ میں دیکھتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس حالت میں اسے یہی فرماتے: جناب میر صاحب! آپ میرے ساتھ چلیں۔ میرے پاس رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کوئی نشان ظاہر کر دے گا اور آپ کو رہنمائی کرے گا وغیرہ وغیرہ۔ مگر میر صاحب کا غصہ اور بیبا کی بہت بڑھتی گئی۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں حضرت کے حلم اور ضبطِ نفس کو دیکھتے ہوئے میر عباس علی صاحب کی اس سُبک سری کو برداشت نہ کر سکا۔ جو زیادتی ہو رہی تھی، اس کو برداشت نہیں کر سکا کہ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنا بڑا صبر اور حلم دکھا رہے تھے اور (مولوی عبدالکریم صاحب) کہتے ہیں، مَیں جو دیر سے پیچ و تاب کھا رہا تھا اور اپنے آپ کو بے غیرتی کا مجرم سمجھ رہا تھا کہ میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر یہ اس طرح حملہ کر رہا ہے اور میں خاموش بیٹھا ہوں، مجھ سے نہ رہا گیا اور میں باوجود اپنی معذوری کے اس پر لپکا اور للکارا اور ایک تیز آوازہ اس پر کسا۔ (اونچی آواز میں اس کو للکارا) جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اُٹھ کر بھاگ گیا۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ضبطِ نفس اور حلم کا جو نمونہ دکھایا، میں اسے دیکھتا تھا اور اپنی حرکت پر منفعل ہوتا تھا۔ اور مجھے خوشی بھی تھی کہ مَیں نے اپنے آپ کو بے غیرتی کا مجرم نہیں بنایا کہ وہ میرے سامنے حضرت کی شان میں ناگفتنی باتیں کہے اور مَیں سنتا رہوں۔ کہتے ہیں گو بعد کی معرفت سے مجھ پر کھلا کہ حضرت کا ادب میرے اس جوش پر غالب آنا چاہئے تھا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 444-445)

یعنی ادب کا یہ تقاضا تھا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بیٹھا تھا تو خاموش رہتا۔ گو بے شک جوش میرے دل میں تھا۔ بلکہ کئی ایسے موقعوں پر ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب میں سے کسی نے اٹھ کے کسی پر زیادتی کی یا جوش دکھایا تو آپ نے اس پر ناپسندیدگی اور ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا کہ غیروں کے ساتھ اس طرح نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا اور اپنے تئیں جہاں گرد اور سرد و گرم زمانہ دیدہ و چشیدہ ظاہر کرتا تھا (اپنے آپ کو یہ سمجھتا تھا کہ مَیں دنیا میں بہت پھرا ہوا ہوں اور بڑا زمانہ دیکھا ہوا ہے اور ہر چیز کا مجھے علم ہے۔) ہماری مسجد میں آیا اور حضرت سے آپ کے دعوے کی نسبت بڑی گستاخی سے بابِ کلام وا کیا۔ تھوڑی گفتگو کے بعد کئی دفعہ کہا: آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ پر کہتا تھا کہ آپ اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں اور مَیں نے ایسے مکار بہت دیکھے ہیں۔ (نعوذ باللہ)۔ اور مَیں تو ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں۔ غرض ایسے ہی بیبا کانہ الفاظ کہے۔ مگر آپ کی پیشانی پر بَل تک نہ آیا۔ بڑے سکون سے سُنا کئے، اور پھر بڑی نرمی سے اپنی نوبت پر کلام شروع کیا۔

کسی کا کلام کیسا ہی بیہودہ اور بے موقع ہو اور کسی کا کوئی مضمون نظم میں یا نثر میں کیسا ہی بے ربط اور غیر موزوں ہو، آپ نے سننے کے وقت یا بعد خلوت میں کبھی نفرت و ملامت کا اظہار نہیں کیا۔ (نہ سننے کے وقت، نہ بعد میں۔ کبھی علیحدگی میں اس شخص کے بارہ میں نفرت یا ملامت کا اظہار نہیں کیا)۔ کہتے ہیں بسا اوقات بعض سامعین اس دل خراش لغو کلام سے گھبرا اٹھے اور آپس میں نفرین کے طور پر کانا پھوسی کی ہے۔ اور مجلس کے برخاست ہونے کے بعد تو ہر ایک نے اپنے اپنے حوصلے اور ارمان بھی نکالے ہیں کہ یہ کیا بیہودگی ہو رہی تھی۔ (جو بھی غصہ آپس میں باتیں کر کے نکال سکتے تھے نکالتے رہے۔) مگر مظہرِ خدا کے حلیم اور شاکر ذات نے کبھی بھی ایسا کوئی اشارہ کنایہ نہیں کیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشارۃً بھی کبھی بات نہیں کی کہ کون مجھے کیا کہہ گیا تھا؟ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ۔ صفحہ 44۔ پبلشر ابوالفضل محمود۔ قادیان)

پھر شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ہی بیان فرماتے ہیں کہ 29 جنوری 1904ء کا یہ واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حضور ایک گالیاں دینے والے اخبار کا تذکرہ آیا کہ فلاں اخبار جو ہے بڑی گالیاں دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا صبر کرنا چاہئے۔ ان گالیوں سے کیا ہوتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے لوگ آپ کی مذمت کیا کرتے تھے اور آپ کو نعوذ باللہ مذمّم کہا کرتے تھے۔ تو آپؐ ہنس کر فرمایا کرتے تھے کہ مَیں ان کی مذمت کو کیا کروں۔ میرا نام تو اللہ تعالیٰ نے محمدؐ رکھا ہوا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ فرمایا کہ اسی طرح اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میری نسبت فرمایا ہے، يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ یعنی اللہ اپنے عرش سے تیری حمد کرتا ہے، تعریف کرتا ہے اور یہ وحی براہینِ احمدیہ میں موجود ہے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 450)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ پھر لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر بالمشافہ زبانی گندے حملے ہی نہ ہوتے تھے (یعنی کہ آمنے سامنے سے ہی گندے حملے نہیں ہوتے تھے) اور آپؑ کی جان پر اس طرح کے بازاری حملوں پر ہی اکتفا نہ کیا جاتا تھا۔ آپ کے قتل کے فتووں اور منصوبوں پر پھر اِس کے لئے کوششوں کو ہی کافی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ قتل کے لئے فتوے بھی موجود تھے۔ اس کے لئے منصوبے بھی بنائے گئے۔ کوششیں بھی کی گئیں اور صرف یہی نہیں بلکہ اخبارات اور خطوط میں بھی گالیوں کی بوچھاڑ کی جاتی تھی۔ اور پھر اسی پر بس نہیں۔ ایسے خطوط عموماً بے رنگ آپ کو بھیج دیئے جاتے تھے، یعنی جس پر ٹکٹ نہیں لگایا جاتا تھا۔ ڈاک کے ذریعے سے خط بھیجے جاتے تھے اور ٹکٹ نہیں لگایا جاتا تھا۔ اگر ٹکٹ نہ لگا ہوا خط آئے تو جو خط وصول کرتا ہے وہ اس ٹکٹ کی جو postal stamp ہے اس کے پیسے ادا کرتا ہے۔ سو لوگ اس طرح بغیر ٹکٹ لگائے خط بھیج دیا کرتے تھے اور اس کے پیسے بھی پھر اپنے پاس سے وصول کرنے والے کو دینے پڑتے تھے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس کی ادائیگی کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ خدا کا برگزیدہ ان خطوط کو ڈاک کا محصول اپنی گرہ سے ادا کر کے لیتا تھا (جیسا کہ مَیں نے بتایا) اور جب کھولتا تھا تو ان میں اول سے لے کر آخر تک گندی اور فحش گالیوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ آپ ان پر سے گزر جاتے اور ان شریروں اور شوخ چشموں کے لئے دعا کر کے ان کے خطوط ایک تھیلے میں ڈال دیتے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ان ایام میں اپنی مخالفت میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ اور اس نے اپنی گالیوں پر اکتفا نہ کر کے سعد اللہ لدھیانوی، جعفر زٹلی اور بعض دوسرے بے باک آدمیوں کو اپنا رفیق اور معاون بنا رکھا تھا۔ وہ ہر قسم کی اہانت کرتے مگر خدا کے برگزیدہ کو اس کا شیریں کلام اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ تسلی دیتا اور کامل صبر سے ان گندی تحریروں پر سے گزر جاتے۔ ایک مرتبہ 1898ء میں مولوی محمد حسین صاحب نے اپنا ایک گالیوں کا بھرا ہوا رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور بھیجا۔ وہ لکھتے ہیں کہ مَیں نے 27 جولائی 1898ء کے الحکم میں اس کو درج کر دیا۔ کہتے ہیں کہ آج بھی میں تیس سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوصلہ اور ضبطِ نفس اور توجہ الی اللہ پر غور کرتے ہوئے پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل جاتے ہیں۔ انہوں نے آگے شعر لکھا ہے کہ۔

دل میں اک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے کیا جانئے ہمیں کیا یاد آیا

پُرانے واقعات یاد کر کے کہتے ہیں اب بھی مجھے رونا آ جاتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ 25 جولائی 1898ء کا واقعہ ہے جبکہ ایک شخص محمد ولد جَو غَطّہ قوم اعوان ساکن ہموگھگڑ ضلع سیالکوٹ نے مولوی صاحب کا رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کیا جسے مولوی محمد حسین صاحب نے بھیجا تھا۔ آپ نے وہ رسالہ لانے والے قاصد کو اس پر ایک فقرہ لکھ کر واپس کر دیا اور وہی اس کا جواب تھا۔ (مولوی محمد حسین کا جو رسالہ لے کر ان کی طرف سے آیا تھا اس پر ایک فقرہ لکھا اور واپس کر دیا کہ لے جاؤ ان کو دے دو) اور جواب مذکور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضرین کو پڑھ کے سنایا، (جو جواب لکھا تھا وہ پھر مجلس میں پڑھ کے سنایا گیا) اور سب نے آمین کہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب یہ تھا کہ رَبِّ اِنْ كَانَ هٰذَا الرَّجُلُ صَادِقًا

فِی قَوْلِہٖ فَاکْرِمْہُ وَاِنْ کَانَ کَاذِبًا فَخُذْہُ۔ اٰمِیْن۔ وہ خط جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مضمون لکھ کر بھیجا، اس پر آپ نے یہ جواب لکھ کر بھیج دیا کہ اے میرے ربّ! اگر یہ شخص اپنے اس قول میں جو اس نے کتاب میں لکھا ہے سچا ہے تو تُو اس کو معزز اور مکرم بنا دے۔ اور اگر جھوٹا ہے تو پھر آپ ہی اس سے مؤاخذہ کر اور اس جھوٹ کی وجہ سے پکڑ۔ آمین۔ اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 462-463)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ” مجھے چوہدری حاکم علی صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب بڑی مسجد میں کوئی لیکچر یا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک سکھ مسجد میں گھس آیا اور سامنے کھڑا ہو کر حضرت صاحب کو اور آپ کی جماعت کو سخت گندی اور فحش گالیاں دینے لگا۔ اور ایسا شروع ہوا کہ بس چُپ ہونے میں ہی نہ آتا تھا۔ مگر حضرت صاحب خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ اس وقت بعض طبائع میں اتنا جوش تھا کہ حضرت صاحب کی اجازت ہوتی تو اس کی وہیں تکہ بوٹی اُڑ جاتی۔ مگر آپ سے ڈر کر سب خاموش تھے۔ آخر جب اس فحش زبانی کی حد ہوگئی تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ دو آدمی اسے نرمی سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیں مگر اسے کچھ نہ کہیں۔ اگر یہ نہ جاوے تو حاکم علی سپاہی کے سپرد کر دیں“۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول صفحہ 257-258 روایت نمبر 281 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حافظ روشن علی صاحبؓ نے بتایا کہ جب منارة المسیح کے بننے کی تیاری ہوئی تو قادیان کے لوگوں نے افسران گورنمنٹ کے پاس شکایتیں کیں کہ اس منارہ کے بننے سے ہمارے مکانوں کی پردہ دری ہوگی۔ (بے پردگی ہوگی) چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ڈپٹی قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک کے ساتھ والے حجرے میں ملا۔ اس وقت قادیان کے بعض لوگ جو شکایت کرنے والے تھے، وہ بھی اس کے ساتھ تھے۔ حضرت صاحب سے ڈپٹی کی باتیں ہوتی رہیں اور اسی گفتگو میں حضرت صاحب نے ڈپٹی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ بڈھا مل بیٹھا ہے (ایک ہندو تھا اس کا نام تھا بڈھا مل) آپ اس سے پوچھ لیں کہ بچپن سے لے کر آج تک کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اسے فائدہ پہنچانے کا مجھے کوئی موقع ملا ہو اور مَیں نے فائدہ پہنچانے میں کوئی کمی کی ہو، (یعنی وہ شخص جو ہندو تھا کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھے اس کو فائدہ پہنچانے کا موقع ملا ہو اور پھر مَیں نے اس میں کوئی کمی کی ہو بلکہ ہمیشہ اسے فائدہ پہنچایا ہے) اور پھر فرمایا کہ اسی سے پوچھیں کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے تکلیف دینے کا اسے کوئی موقع ملا ہو تو اس نے مجھے تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر چھوڑی ہو۔ (یعنی وہ جب بھی اس کو موقع ملا اس نے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے جواب میں جب بھی موقع ملا اسے فائدہ پہنچایا۔) حافظ صاحب نے بیان کیا کہ مَیں اُس وقت بڈھا مل کی طرف دیکھ رہا تھا (وہ شخص وہیں سامنے بیٹھا ہوا تھا) اُس نے شرم کے مارے اپنا سر نیچے اپنی رانوں میں دیا ہوا تھا۔ اپنے گھٹنوں میں سر دیا ہوا تھا۔ اور اس کے چہرے کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔ وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکا۔

(سیرة المہدی جلد اول حصہ اول صفحہ 138-139 روایت نمبر 148 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

سچائی کے سامنے اگر اس طرح آمنے سامنے ہو جائیں تو کسی میں شرافت کی ہلکی سی بھی رمق ہو، بیشک نقصان پہنچانے والا دشمن ہی ہو۔ تو وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکتا۔ آج کل کے جو دشمن ہیں ان کے اخلاق تو بالکل ہی تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں۔ ان میں ذرا سی بھی شرافت کی رمق نہیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بیان فرماتے ہیں کہ 13 فروری 1903ء کو ایک ڈاکٹر صاحب لکھنؤ سے تشریف لائے۔ بقول ان کے وہ بغدادی الاصل تھے۔ اور عرصے سے لکھنؤ میں مقیم تھے۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ چند احباب نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بغرض دریافتِ حال بھیجا ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا۔ اُن کے بیان میں شوخی، استہزاء اور بیباکی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی کچھ بھی پرواہ نہ کی اور ان کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ سلسلہ کلام میں ایک موقع پر انہوں نے سوال کیا کہ عربی میں آپ کا دعویٰ ہے کہ مجھ سے زیادہ فصیح کوئی نہیں لکھ سکتا۔ (سوال کرنے والے نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ فصیح عربی کوئی نہیں لکھ سکتا)۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ ہاں۔ میرا دعویٰ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے عربی زبان سکھائی ہے۔ کوئی نہیں لکھ سکتا۔ اس پر نو وارد نے نہایت ہی شوخی سے مستہزیانہ طریق پر (استہزاء کرتے ہوئے) کہا کہ بے ادبی معاف۔ آپ کی زبان سے تو ق (قاف) بھی نہیں نکل سکتا۔ (اس نے آگے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جواب دیا کہ آپ کہتے ہیں کہ مَیں بڑی اچھی عربی لکھ سکتا ہوں، میرے سے زیادہ کوئی نہیں لکھ سکتا۔ لیکن آپ کی زبان سے تو عربی میں ق (قاف) بھی ادا نہیں ہوتا)۔ شیخ صاحب کہتے ہیں کہ مَیں خود اس مجلس میں موجود تھا۔ اس کا طریق بیان بہت کچھ دُکھ دہ تھا۔ ایسا تکلیف دہ تھا کہ ہم اسے برداشت نہ کر سکتے تھے۔ مگر حضرت کے حلم کی وجہ سے خاموش تھے۔ لیکن حضرت صاحبزادہ مولانا عبداللطیف صاحب شہیدؓ مرحوم ضبط نہ کر سکے۔ وہ بھی وہاں مجلس میں بیٹھے تھے۔ وہ اس کی طرف لپک کر بولے کہ یہ حضرت اقدس ہی کا حوصلہ ہے۔ سلسلہ کلام کسی قدر بڑھ گیا (یعنی مولوی عبداللطیف صاحب شہید اور اس شخص کے درمیان تلخی زیادہ بڑھ گئی) اور یہ کہتے ہیں کہ قریب تھا دونوں گتھم گتھا ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مخلص اور جانثار غیور فدائی کو روک دیا۔ اس پر نو وارد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے کہا کہ استہزاء اور گالیاں سننا انبیاء کا ورثہ ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم تو ناراض نہیں ہوتے۔

(ماخوذ از سیرت المہدی حصہ اول۔ صفحہ 138-139۔ روایت نمبر 148۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

یہاں تو خاکساری ہے (یعنی میری طرف سے تو خاکساری ہے، مَیں تو اس بات پر ناراض نہیں ہوا۔ اگر مولوی صاحب نے کچھ کیا تو انہوں نے اپنے دل کا جوش نکالا اور مَیں نے ان کو روک دیا)۔ وہ آگے لکھتے ہیں کہ جب اس نے ق (قاف) ادا نہ کرنے کا حملہ کیا تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ لکھنؤ کا رہنے والا تو نہیں ہوں کہ میرا لہجہ لکھنوی ہو۔ مَیں تو پنجابی ہوں۔ فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ پر بھی یہ اعتراض ہوا کہ لَا یَکَادُ یُبِیْنُ (الزخرف: 53) اور احادیث میں مہدی کی نسبت بھی آیا ہے کہ اس کی زبان میں لکنت ہوگی۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے جب یہ واقعہ پیش آیا تو حضرت نے اپنی جماعتِ موجودہ کو (جو لوگ وہاں بیٹھے تھے ان کو) خطاب کر کے فرمایا کہ میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سبّ و شتم تک بھی نوبت پہنچ جاوے (یعنی گالیوں تک بھی نوبت جاوے) تو اس کو گوارا کرنا چاہئے کیونکہ وہ مُریدوں میں تو داخل نہیں ہے۔ ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس سے وہ ادب اور ارادت چاہیں جو مُریدوں سے چاہتے ہیں۔ یہ بھی ان کا احسان سمجھتے ہیں کہ نرمی سے باتیں کریں۔ فرمایا کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والے کا تیرے پر حق ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر مہمان کو ذرا سا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے۔ اس لئے مَیں چاہتا ہوں کہ آپ ٹھہریں چونکہ کلمہ کا اشتراک ہے یعنی کہ نرمی دکھائیں۔ کلمہ تو ہمارا ایک ہے۔ جب تک یہ نہ سمجھیں۔ جو کہیں اُن کا حق ہے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 451 تا 453)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے مجھ سے بذریعہ خط بیان کیا کہ جب آخری دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور جا کر ٹھہرے تو مَیں ان دنوں خواجہ صاحب کا، (خواجہ کمال الدین صاحب کا) ملازم تھا اور حضرت صاحب کی ڈاک لا کر حضور کو پہنچایا کرتا تھا۔ اور ڈاک میں دو تین خط بے رنگ ہوا کرتے تھے۔ (جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے۔ بے رنگ خط جو ہوتے تھے ان میں عموماً گالیاں ہوا کرتی تھیں اور اپنے پاس سے پیسے دے کر اُن خطوں کو وصول کرنا پڑتا تھا۔) کہتے ہیں دو تین خط بے رنگ ہوا کرتے تھے جو مَیں وصول کر لیا کرتا تھا اور حضرت صاحب کو پہنچا دیا کرتا تھا۔ (وہ خط مَیں ڈاکخانہ سے وصول کرتا تھا اور حضرت صاحب کو پہنچا دیا کرتا تھا) اور حضرت صاحب مجھے ان کے پیسے دے دیا کرتے تھے۔ ایک دن مَیں نے خواجہ صاحب کے سامنے بے رنگ خط وصول کئے تو خواجہ صاحب نے مجھے روکا کہ بے رنگ خط مت لو۔ مَیں نے کہا مَیں تو ہر روز وصول کرتا ہوں اور حضرت صاحب کو پہنچاتا ہوں اور حضرت نے مجھے کبھی نہیں روکا۔ مگر اس پر بھی مجھے خواجہ صاحب نے سختی کے ساتھ روک دیا کہ یہ بے رنگ خط وصول نہیں کرنے۔ جب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ڈاک پہنچانے گیا تو مَیں نے عرض کی کہ حضور! آج مجھے خواجہ صاحب نے بے رنگ خط وصول کرنے سے سختی سے روک دیا ہے۔ حضور فرمائیں تو اب بھی بھاگ کر ڈاکخانے سے لے آؤں؟ حضرت صاحب مسکرائے اور فرمانے لگے کہ ان بے رنگ خطوں میں سوائے گالیوں کے کچھ نہیں ہوتا۔ اور یہ خط گمنام ہوتے ہیں۔ (نام بھی نہیں لکھا ہوتا۔) اگر یہ لوگ اپنا پتہ لکھ دیں تو ہم انہیں سمجھا سکیں مگر شاید یہ لوگ ڈرتے ہیں کہ ہم ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہ کریں۔ حالانکہ ہمارا کام مقدمہ کرنا نہیں ہے۔ کہتے ہیں اس دن کے بعد سے پھر مَیں نے بے رنگ خط وصول کرنے چھوڑ دیئے۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم روایت نمبر 455 صفحہ 434 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ بعض دفعہ مرزا نظام الدین کی طرف سے کوئی رذیل آدمی اس بات پر مقرر کر دیا جاتا تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دے۔ (اُن کے چچازاد تھے جو اسلام سے بھی برگشتہ تھے۔ وہ کسی کو مقرر کر دیا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دو۔) چنانچہ بعض دفعہ ایسا ہوا کہ ساری رات وہ شخص گالیاں نکالتا رہتا تھا۔ (جس کو مقرر کیا گیا ہے، وہ آپ کے گھر کے سامنے کھڑا ہے، ساری رات اونچی اونچی گالیاں نکالتا چلا جا رہا ہے)۔ اور جب سحری کا وقت ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دادی صاحبہ کو کہتے کہ اب اس کو کھانے کو کچھ دو کہ یہ ساری رات گالیاں نکال


نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نکال کے تھک گیا ہوگا۔اس کا گلا خشک ہو گیا ہوگا۔وہ کہتی ہیں کہ مَیں حضرت صاحب کو کہتی کہ ایسے کمبخت کو کچھ نہیں دینا چاہئے تو آپ فرماتے ہم اگر کوئی بدی کریں گے تو خدا دیکھتا ہے اور ہماری طرف سے کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔ (سیرت المہدی جلد دوم حصہ چہارم روایت نمبر 1130 صفحہ نمبر 102 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

مولوی عبدالکریم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مجلس میں آپ کسی دشمن کا ذکر نہیں کرتے اور جو کسی کی تحریک سے ذکر آ جائے تو بُرے نام سے یاد نہیں کرتے۔(اوّل تو مجلس میں کسی دشمن کا ذکر ہی نہیں کرتے اور اگر ذکر آ بھی جائے تو کبھی یہ نہیں ہوا کہ اس کو کسی بُرے نام سے پکارا ہو)۔یہ ایک بیّن ثبوت ہے کہ آپ کے دل میں کوئی جلانے والی آگ نہیں۔ورنہ جس طرح کی ایذا قوم نے دی ہے اور جو سلوک مولویوں نے کیا ہے اگر آپ اسے واقعی دنیا دار کی طرح محسوس کرتے تو رات دن کُڑھتے رہتے۔اور ہیر پھیر کرا نہی کا مذکور درمیان میں لاتے۔اور یوں حواس پریشان ہو جاتے اور کاروبار میں خلل آ جاتا۔زٹلی جیسا گالیاں دینے والا عرب کے مشرک بھی حضور سید سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل نہ لا سکے۔مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ ناپاک پرچہ اوقاتِ گرامی میں کوئی بھی خلل کبھی بھی ڈال نہیں سکا۔تحریر میں ان موذیوں کا برمحل ذکر کوئی دیکھے تو یہ شاید خیال کرے کہ رات دن اِنہی مفسدین کا آپ ذکر کرتے ہوں گے۔(اگر کبھی تحریر میں کسی بات میں ان لوگوں کا ذکر کر دیا تو شاید خیال آئے کہ رات دن شاید انہی لوگوں کا آپ کے دل میں خیال ہوتا ہوگا، تب یہ کتابوں میں ذکر ہو گیا۔کہتے ہیں، نہیں اس طرح کبھی نہیں ہوا) بلکہ یک مجسٹریٹ کی طرح جو ایک مفوضہ ڈیوٹی سے فارغ ہو کر پھر کسی کی ڈگری یا dismiss یا سزا سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔وہ تو اس طرح کرتے تھے کہ جس طرح ایک مجسٹریٹ کرتا ہے، کوئی سرکاری افسر کرتا ہے کہ جو بھی اس کے فرائض میں شامل ہے وہ فیصلہ کر دیا تو پھر اُس کے بعد اُس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔(یہی حال آپ کا تھا۔کتاب میں لکھنا تھا، لکھنے کی ضرورت محسوس کی، لکھ دیا۔لیکن یہ نہیں ہے کہ پھر مجلسوں میں اور محفلوں میں اس کا ہی ذکر چلتا رہا ہے)۔کہتے ہیں کہ اور نہ اسے (جس طرح مجسٹریٹ کو) درحقیقت کسی سے ذاتی لگاؤ یا اشتعال ہوتا ہے اسی طرح حضرت صاحب بھی تحریر میں ابطالِ باطل اور احقاقِ حق کے لئے لوجہ اللہ لکھتے تھے۔(یعنی کہ حق کو ظاہر کرنے کے لئے اور جھوٹ کو جھٹلانے کے لئے، اس کی حقیقت بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاطر لکھتے تھے۔اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا)۔آپ کے نفس کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا تھا۔ایک روز فرمایا: مَیں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے بیٹھ کر میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے، آخر وہی شرمندہ ہوگا۔اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مولانا عبدالکریمؓ صاحب سیالکوٹی صفحہ 51-52۔پبلشرز ابوالفضل محمود قادیان)

حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر پرانے دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچازاد بھائیوں مرزا امام الدین صاحب اور مرزا نظام الدین صاحب کو جانتے ہیں۔یہ دونوں اپنی بے دینی اور دنیاداری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت ترین مخالف تھے۔بلکہ حقیقتاً وہ اسلام کے ہی دشمن تھے۔ایک دفعہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نقصان پہنچانے کے لئے حضور کے گھر کے سامنے مسجد مبارک کے قریب دیوار کھینچ کر راستہ بند کر دیا۔یہ مشہور واقعہ ہے۔اس کی وجہ سے نمازیوں کو دِقّت ہوتی تھی۔ملاقاتیوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے جو آتے تھے آنے جانے میں دِقّت ہوتی تھی۔اور تھوڑی سی جماعت جو تھی وہ سخت مشکل میں گرفتار تھے بلکہ سخت مصیبت میں گرفتار تھے گویا کہ قید ہو گئے تھے۔اس وجہ سے وکلاء کے مشورے سے قانونی چارہ جوئی کرنا پڑی اور لمبا عرصہ یہ مقدمہ چلتا رہا۔پھر آخر اللہ تعالیٰ کی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس مقدمے سے فتح ہوئی اور دیوار گرائی گئی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وکیل نے حضور سے اجازت لینے، بلکہ اطلاع تک دینے کے بغیر مرزا امام دین صاحب اور نظام دین صاحب کے خلاف خرچے کی ڈگری کر دی اور اس کی وجہ سے ان کی جو جائیداد تھی اس کی قرقی کا حکم جاری ہو گیا۔اور (ان کے پاس) مرزا صاحبان کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا جو دیتے۔انہوں نے باوجود ساری دشمنی کے جب فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ہو گیا تو پھر لجاجت سے یہ خط لکھا کہ بھائی ہو کر اس قرقی کے ذریعے ہمیں کیوں ذلیل کرتے ہو۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان حالات کا علم ہوا تو آپ وکیل پر سخت ناراض ہوئے کہ مَیں نے کب کہا تھا کہ یہ مقدمہ کرو؟ فوراً یہ واپس لیا جائے اور ان کو جواب بھیجا کہ آپ بالکل مطمئن رہیں۔کوئی قرقی وغیرہ نہیں ہوگی۔یہ ساری کارروائی میرے علم کے بغیر ہوئی ہے۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم اے صفحہ 59-60۔مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس روایت کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عشاء کے وقت اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام یا خواب یہ اطلاع دی تھی کہ یہ باران پر بہت زیادہ ہے اور اس کی وجہ سے مخالف رشتہ دار بہت تکلیف میں ہیں (اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اطلاع دی کہ عدالت کا قُرقی کا، جائیداد بیچنے کا جو حکم ہوا یہ ان پر بہت زیادہ بار ہے اور اس کی وجہ سے رشتے دار تکلیف میں ہیں)۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ مجھے ساری نیند نہیں آئے گی۔اسی وجہ سے فوراً آدمی بھیجا کہ جوان کو جا کر بتا دے کہ تمہیں سارا خرچ معاف ہے کوئی قرقی وغیرہ نہیں ہوگی۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 81۔مطبوعہ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کے زمانے میں خصوصاً ابتدائی ایام میں قادیان کے لوگوں کی طرف سے جماعت کو سخت تکلیف دی جاتی تھی۔مرزا امام دین صاحب (جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے) اور مرزا نظام دین صاحب وغیرہ کی انگیخت سے قادیان کی پبلک خصوصاً سکھ ایذاء رسانی پر تلے ہوئے تھے۔وہ لوگ ان لوگوں کو، سکھوں کو بھڑکاتے تھے اور وہ خاص طور پر احمدیوں کو یا جو بھی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملنے آتا تھا اُسے بہت تکلیفیں دیا کرتے تھے۔اور صرف باتوں تک ایذاء رسانی محدود نہیں تھی بلکہ دنگا فساد کرنے اور زدوکوب تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔مار پیٹ تک ہو جاتی تھی۔اگر کوئی احمدی مہاجر بھولے سے کسی زمیندار کے کھیت میں رفع حاجت کے واسطے چلا جاتا (ہمارے دیہاتوں کے رہنے والے جانتے ہیں کہ وہاں تو باقاعدہ انتظام نہیں ہوتا) تو وہ سکھ جو تھے انہیں مجبور کرتے تھے کہ اپنے ہاتھ سے اپنا گند اٹھائیں اور کئی دفعہ معزز احمدی اُن کے ہاتھوں سے مار بھی کھاتے تھے، پِٹ جاتے تھے۔اور اگر کوئی احمدی ڈھاب میں سے کچھ مٹی لینے لگتا تو یہ لوگ مزدوروں سے ٹوکریاں اور کدالیں چھین کر لے جاتے اور اُن کو وہاں سے نکال دیتے۔اور اگر کوئی سامنے سے کچھ بولتا تو گندی اور فحش قسم کی گالیوں کے علاوہ اسے مارنے کے واسطے تیار ہو جاتے۔کہتے ہیں آئے دن یہ شکایتیں حضرت صاحب کے پاس پہنچتی رہتی تھیں، مگر آپ ہمیشہ یہی فرماتے کہ صبر کرو۔لوگوں کو ہمیشہ یہی نصیحت کی کہ گالیاں سنو۔بے شک ماریں کھاؤ۔بس صبر کرو۔بعض جوشیلے احمدی حضرت صاحب کے پاس آتے اور عرض کرتے کہ حضور ہم کو صرف ان کے مقابلہ کی اجازت دے دیں اور بَس پھر ہم ان کو خود سیدھا کر لیں گے۔حضور فرماتے: نہیں، صبر کرو۔ایک دفعہ سید احمد نور مہاجر کابلی نے اپنی تکلیف کا اظہار کیا۔(کابل کے رہنے والے تھے، پٹھان تھے) اور مقابلے کی اجازت چاہی۔غصے کی طبیعت تھی۔حضرت صاحب نے فرمایا دیکھو اگر امن اور صبر کے ساتھ یہاں رہنا ہے تو یہاں رہو اور اگر لڑنا ہے اور صبر نہیں کر سکتے تو کابل چلے جاؤ۔چنانچہ یہ اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ بڑے بڑے معزز احمدی جو کسی دوسرے کی ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ ذلیل وحقیر لوگوں کے ہاتھ سے تکلیف اور ذلت اٹھاتے تھے اور دَم نہ مارتے تھے۔مگر ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک غریب احمدی نے اپنے مکان کے واسطے ڈھاب سے کچھ بَھرتی اٹھائی (مکان کے لئے اس نے کچھ مٹی اُٹھائی۔) تو سکھ وغیرہ ایک بڑا جتھہ بنا کر اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر اُن کے مکان پر حملہ آور ہو گئے۔پہلے تو احمدی بچتے رہے لیکن جب انہوں نے بے گناہ آدمیوں کو مارنا شروع کیا اور مکان کو بھی نقصان پہنچانے لگے تو بعض احمدیوں نے بھی مقابلہ کیا جس پر طرفین کے آدمی زخمی ہوئے اور بالآخر حملہ آوروں کو بھاگنا پڑا۔چنانچہ یہ پہلا موقعہ تھا کہ قادیان کے غیر احمدیوں کو عملاً پتہ لگا کہ احمدیوں کا ڈر اُن سے نہیں بلکہ اپنے امام سے ہے۔اس کے بعد پولیس نے اس واقعہ کی تحقیقات شروع کی اور چونکہ احمدی سراسر مظلوم تھے اور غیر احمدی جتھہ بنا کر ایک احمدی کے مکان پر جارحانہ طور پر لاٹھیوں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوئے تھے اس لئے پولیس باوجود مخالف ہونے کے اُن کا چالان کرنے پر مجبور تھی۔جب ان لوگوں نے دیکھا کہ اب ہتھکڑی لگتی ہے تو اُن کے آدمی حضرت صاحب کے پاس دوڑے آئے کہ ہم سے قصور ہو گیا ہے۔حضور ہمیں معاف کر دیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معاف کر دیا۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد اول حصہ اول روایت نمبر 140۔صفحہ 129 تا 131 مطبوعہ ربوہ)

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ لکھتے ہیں کہ میرٹھ سے احمد حسین شوکت نے ایک اخبار شحنۂ ہند جاری کیا ہوا تھا۔یہ شخص اپنے آپ کو مجدد السنۃ المشرقیہ کہا کرتا تھا۔(یعنی کہ مشرقی زبانوں کا مجدد)۔حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں اس نے اپنے اخبار کا ایک ضمیمہ جاری کیا جس میں ہر قسم کے گندے مضامین مخالفت میں شائع کرتا۔اور اس طرح پر جماعت کی دل آزاری کرتا۔میرٹھ کی جماعت کو خصوصیت سے تکلیف ہوتی۔کیونکہ وہاں سے ہی وہ گندہ پرچہ نکلتا تھا۔2/ اکتوبر 1902ء کا واقعہ ہے کہ میرٹھ کی جماعت کے پریذیڈنٹ جناب شیخ عبدالرشید صاحب جو ایک معزز زمیندار اور تاجر ہیں تشریف فرما تھے۔حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ ضمیمہ شحنۂ ہند کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کر دوں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے۔یہ گناہ میں داخل ہوگا اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں۔اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔(کیونکہ ایسا گندہ لٹریچر تھا کہ جو لوگ گندگی کے لحاظ سے اُس لٹریچر سے واقف ہیں، وہ کہیں گے کہ اس پر ضرور مقدمہ ہونا چاہئے تھا)۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 113-114)

پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نصیحت جو آپؑ نے اپنی جماعت کو کی لکھتے ہیں۔مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میاں الہ دین صاحب عرف فلاسفر نے جن کی زبان کچھ آزاد واقع ہوئی ہے، مولوی عبدالکریم صاحب کی کچھ گستاخی کی جس پر مولوی صاحب کو غصہ آ گیا۔انہوں نے فلاسفر صاحب کو تھپڑ مار دیا۔اس پر فلاسفر اور تیز ہو گیا اور بُرا بھلا کہنے لگا۔جس پر بعض لوگوں نے اس فلاسفر کو خوب اچھی طرح مارا پیٹا۔اس پر اس نے چوک میں کھڑے ہو کر رونا چلانا شروع کر دیا۔اتنی آواز بلند ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کانوں تک آواز پہنچ گئی۔آپ نماز مغرب سے قبل مسجد میں تشریف لائے تو آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار تھے اور آپ مسجد میں ادھر اُدھر ٹہلنے لگے۔اس وقت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی

موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اس طرح کسی کو مارنا بہت ناپسندیدہ فعل ہے اور یہ بہت بُری حرکت کی گئی ہے۔ مولوی صاحب نے فلاسفر کا گستاخانہ رویہّ اور اپنی بریّت کے متعلق کچھ عرض کیا۔ آپ نے بڑے غصے میں فرمایا بہر حال یہ ناواجب بات ہوئی ہے۔ جب خدا کا رسول آپ لوگوں کے اندر موجود ہے تو آپ کو خود بخود اپنی رائے سے کوئی فعل نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ مجھ سے پوچھنا چاہئے تھا۔ کہتے ہیں کہ ان باتوں پر مولوی صاحب رو پڑے اور حضرت صاحب سے معافی مانگی اور اس کے بعد مارنے والے ساروں نے، اس فلاسفر سے جس کو مارا تھا جا کر معافی مانگی اور اس کو راضی کیا بلکہ لکھا ہے کہ اُس کو دودھ وغیرہ بھی پلایا۔

(ماخوذ از سیرت المہدی حصہ دوم جلد اول روایت نمبر 437۔ صفحہ 394-395 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دِن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان؟ کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ (یٰس:31) پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اُترے اور فرشتے بھی اُس کے ساتھ ہوں اُس سے کون ٹھٹھا کرے گا''۔ (یہ غیر احمدیوں کا نظریہ ہے نا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اتریں گے۔ فرمایا کہ اس طرح اگر کوئی اترے گا تو اُس سے کون ٹھٹھا کرے گا؟) ''پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66-67)

اب جو یہ احمدیوں کو کہتے ہیں، اعتراض کرتے ہیں اور بعض کمزور طبع ان غیروں کی باتوں میں آجاتے ہیں کہ تم لوگ کب تک صبر کرتے رہو گے۔ مَیں نے پچھلے (خطبہ) میں بھی ذکر کیا تھا۔ پتہ نہیں یہ جو ہمارے نام نہاد ہمدردی کرنے والے ہیں ان کو ہماری اتنی فکر کیوں ہے؟ اپنے آپ کو سنبھالیں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں کہ اپنی عاقبت خراب نہ ہو رہی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ مشکلات اور مخالفتیں تھوڑے عرصے میں دور ہو جائیں گی اور احمدیت کی اکثریت دنیا میں تیس سال یا چالیس سال یا سو سال میں ہو جائے گی بلکہ فرمایا کہ ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی (اور یہ حوالہ جو آپ نے لکھا ہے یہ تذکرۃ الشہادتین کا ہے جو 1903ء میں لکھی گئی تھی۔ یعنی ایک سو سات سال پہلے)۔ اور آج جماعت احمدیہ تمام مخالفتوں سے صبر اور دعا کے ساتھ گزرتی ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 198 ممالک میں پہنچ چکی ہے، اور روز بروز یہ جماعت ترقی کر رہی ہے اور آج ہم دنیا کے ہر خطہ میں جماعت احمدیہ کو دیکھ رہے ہیں۔ اور اس ترقی نے ہی دشمن کو بوکھلا دیا ہے۔ یہ جو مخالفتیں بڑھ رہی ہیں، دشمنیاں بڑھ رہی ہیں، جماعت کے خلاف منصوبہ بندیاں بڑھ رہی ہیں، یہ صرف اس لئے ہیں کہ جماعت ان کو پھیلتی نظر آرہی ہے۔ پس یہ تخم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بویا تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا وہ تو پھل پھول رہا ہے۔ ہاں قانونِ قدرت ہے کہ سر سبز اور پھلنے والے جو درخت ہوتے ہیں اُن میں بھی بعض دفعہ اِکّا دُکّا خشک ٹہنیاں نظر آنے لگ جاتی ہیں تو درخت کا جو مالک ہے وہ ایسی ٹہنیوں کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے اور اس سے درخت کے پھل پھول لانے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لگایا ہوا یہ سرسبز درخت جو ہے یہ تو صبر اور دعا کے پانی سے سینچا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پھلتا پھولتا رہے گا۔ جو شاخ بھی اس پانی سے فیض حاصل نہیں کرے گی، اُس کی حالت سوکھی ٹہنی کی طرح ہوگی اور وہ کٹ جائے گی، کاٹ دی جائے گی۔ پس ان حالات میں جبکہ احمدیت کی مخالفت میں جیسا کہ میں نے کہا تیزی آئی ہے اور مزید مخالفت بڑھ رہی ہے بلکہ بعض جگہ جہاں افریقن ممالک میں کم ہو گئی تھی، وہاں دوبارہ شروع ہوئی ہے۔ تو صبر اور دعا کے ساتھ ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے پہلے سے بڑھ کر مدد مانگے اور اس سرسبز اور بڑھنے اور پھلنے اور پھولنے والے درخت کا حصہ بنا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

## اعلان برائے مضمون نگار و شعراء کرام

احباب جماعت جو اپنا کوئی مضمون۔ نظم۔ بدر میں شائع کرنے کیلئے بھجواتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعت کے صدر/امیر کی سفارش کے ساتھ ہی آئندہ مضمون/نظم وغیرہ بھجوایا کریں۔ اور جماعتی کارکن ہونے کی صورت میں اپنے دفتر کے افسر کی سفارش کے ساتھ بھجوایا کریں۔ (ایڈیٹر بدر)

## ضروری اعلان بابت جماعتی تقاریب

جملہ مبلغین و معلمین کرام/صدر صاحبان و امراء کرام کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ ہائے جماعت احمدیہ و جماعتی تقاریب مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق اپنی اپنی جماعتوں میں منعقد کرنے کا اہتمام کریں۔ اور کوشش کریں کہ ان تقاریب میں زیادہ سے زیادہ احباب جماعت شرکت کریں نیز ہر تقریب پر موقعہ و مناسبت کے لحاظ سے تقاریر ہوں اور تقریب کے پس منظر پر بھی روشنی ڈالی جائے تا کہ جماعت میں نئے شامل ہونے والے افراد اور اطفال و خدام کو اس کی تفصیلات کا علم ہو جائے۔ ہر تقریب کے منعقد ہونے پر پروگرام کی رپورٹ دفتر اصلاح وارشاد میں ضرور بھجوائیں۔

**تفصیل تقاریب:** ☆......16 فروری جلسہ سیرۃ النبی ﷺ۔ بعدہ ہر تین ماہ میں ایک جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہونا چاہئے۔ ☆......20 فروری جلسہ یوم مصلح موعودؓ۔ ☆......23 مارچ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام۔ ☆......27 مئی جلسہ یوم خلافت۔ ☆...... ہفتہ قرآن مجید سال میں دو۔ پہلا ہفتہ یکم اپریل تا 7 اپریل۔ دوسرا ہفتہ 8 ستمبر تا 14 ستمبر۔ ☆......تربیتی جلسے۔ مہینے میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

## پونہ بک فیئر میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی

الحمد للہ مورخہ 20 اکتوبر تا 24 اکتوبر 2010 پونہ شہر میں منعقد ہونے والے بک فیئر میں جماعت احمدیہ کو نمائندگی کی توفیق ملی۔ اس بک فیئر کا افتتاح The Founder president of Symbiosis college جناب ایس بی مجومدار صاحب نے کیا۔ موصوف نے جماعت کے اسٹال کی زیارت کی آپ کو تحفتاً جماعتی کتب دی گئیں۔ بعد ازاں جماعتی تبلیغ کا کام جاری رہا اور قریباً پانچ ہزار افراد ہمارے بک سٹال پر تشریف لائے۔ زائرین میں 95 فیصد غیر مسلم تھے۔ ان پانچ ایام میں 150 کتب فروخت ہوئیں۔ غیر مسلموں نے جماعت احمدیہ کے ترجمہ شدہ قرآن مجید بھی خریدے۔ اس بک فیئر میں جماعت کا تعارف بھی کروایا اور زائرین کے سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔

درج ذیل اخباری نمائندوں نے ہمارے بک سٹال کی کوریج 21 اکتوبر کو نشر کی۔ دینک جاگرن ڈی این اے۔ ٹائمز آف انڈیا۔ سہارا نیوز۔ انڈین ایکسپریس۔ لوکایت اور ڈی این اے پونا۔

قابل ذکر ہے کہ شہدائے احمدیت لاہور کے سانحہ کے بعد سے عوام الناس میں جماعت احمدیہ کی طرف رجحان بڑھا ہے اکثر زائرین اس حوالہ سے جماعت احمدیہ سے آگاہ تھے۔ پاکستان میں جماعت کے ساتھ حکومت کا رویہ عالمگیر طور پر لوگ جانتے ہیں ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے تھے ''یہ تو ہم کسی اور اسلام کے تعارف سے آگاہ ہو رہے ہیں'' اللہ تعالیٰ ان شہداء کی شہادت کو قبول فرمائے۔ آمین۔ نہایت خوشگوار ماحول کے ساتھ بک فیئر اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (روشن احمد تنویر مبلغ ممبئی)

## اعلان نکاح

عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب ڈنڈوتی مرحوم آف یادگیر کے نکاح کی تقریب عزیز طاہر احمد گلبرگی ابن مکرم منور احمد صاحب گلبرگی آف حیدرآباد سے مورخہ ۲۱/نومبر ۲۰۱۰ کو مسجد مبارک یادگیر گراؤنڈ میں عمل میں آئی۔ دونوں فریقین نے اعانت بدر میں مبلغ دوصد روپے ادا کرتے ہوئے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کی ہے۔ (محمد رفیق۔ نمائندہ بدر یادگیر)


محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747


اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔

# حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ بیلجیم و جرمنی، جون 2010ء کی مختصر رپورٹ

**جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح۔ خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد کا بیان اور انتظامات جلسہ کے تعلق میں اہم ہدایات۔ آج کل کے مخصوص حالات میں ہر شخص کو حفاظتی نقطۂ نگاہ سے اپنے گردوپیش پر نظر رکھنے کی تاکیدی ہدایات۔ خطبہ جمعہ میں شہداء لاہور کا ذکر خیر۔**

---

**احمدی طلباء کو چاہئے کہ سائنس کے مضامین کی طرف اپنا زیادہ رجحان کریں اور پھر اس میں بھی ریسرچ کی طرف جائیں۔ باقی بھی ہر میدان میں جہاں جہاں بھی آپ جارہے ہیں اس میں اتنی پرفارمنس دیں کہ واضح طور پر نظر آئیں اور آپ ایسے سٹوڈنٹس ہوں جن کے رزلٹ حقیقت میں Significant ہوں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ سب Shining سٹوڈنٹ بنیں۔**

---

**(یونیورسٹی لیول کے احمدی طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات۔ مختلف موضوعات پر سوال وجواب اور حضور انور ایدہ اللہ کی زرّیں ہدایات)**

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

**قسط: پنجم**

## 25/جون 2010ء بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا چار بجے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے 35 ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا۔ پروگرام کے مطابق ایک بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت لہرایا اور امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا جھنڈا لہرایا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لوائے احمدیت لہرا رہے تھے تو احباب جماعت بلند آواز سے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم کا ورد کر رہے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ احباب بڑی تعداد میں جلسہ گاہ میں داخل ہو رہے تھے۔ حضور انور نے چند منٹ کے لئے انتظار فرمایا اور پھر ہدایت فرمائی کہ اذان دے دی جائے۔ مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ سلسلہ آسٹریا نے اذان دی۔ اذان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

### خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ یہ جلسہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ ہمارے ایمانوں میں تازگی پیدا کرنے والا اور ایک نئی روح پھونکنے والا ہو۔ ان مقاصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کا انعقاد فرمایا تھا اور وہ مقاصد تھے کہ بیعت کی حقیقت کو سمجھ کر ایمان اور یقین میں ترقی کرنا۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام دنیوی محبتوں پر حاوی کرنا، نیکیوں میں ترقی کرنا اور قدم آگے بڑھانا، علمی، تربیتی اور روحانی تقاریر سن کر علم ومعرفت میں ترقی کرنا، آپس میں محبت پیار اور بھائی چارے کا تعلق قائم کرنا اور پھر ان رشتوں کو بڑھاتے چلے جانا۔ سال کے دوران ہم سے رخصت ہونے والے بھائی ہیں، بہنیں ہیں ان کے لئے دعائیں کرنا جو اپنا عہد بیعت نبھاتے ہوئے ہم سے جدا ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ان تین دنوں میں ان مقاصد کو پیش نظر رکھیں۔ تبھی ہم اس جلسے کے انعقاد کی برکات سے فیض پا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے آپ اپنے ان تین دنوں میں خاص طور پر کوشش بھی کریں اپنی حالتوں کو بدلنے کی بھی اور دعا بھی کریں۔ جہاں اپنے لئے دعا کر رہے ہوں وہاں یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو، دنیا کے کسی بھی کونے میں وہ رہتا ہو، اپنی حفاظت خاص میں رکھے۔ خاص طور پر پاکستانی احمدیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ پاکستان میں آج کل جماعت پر حالات تنگ سے تنگ تر کئے جانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مخالفین کو کھلی چھٹی دی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے۔ ان کے ایمان کو مضبوط رکھے، ان کو ہر شر سے بچائے، ان کو ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے خارق عادت طور پر نشان دکھائے۔

حضور انور نے فرمایا: آج کے خطبہ کے اصل مضمون کی طرف آنے سے پہلے مَیں جلسہ سالانہ کے بارہ میں کچھ بعض انتظامی باتیں بھی کہنا چاہوں گا، اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات کی سرانجام دہی کے لئے آپ سب جانتے ہیں کہ مختلف شعبہ جات ہوتے ہیں اور ہر شعبے کا ہر افسر اور ہر کارکن مہمانوں کی خدمت کے لئے مقرر ہے۔

مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد جماعت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً محض للہ بے نفس ہو کر خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہیں او رعورتیں بھی ہیں، جوان بھی ہیں اور بوڑھے بھی ہیں اور بچے بھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے فرائض انجام دینے والا ہے۔ پس شاملین جلسہ ان کارکنان سے مکمل طور پر تعاون کریں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ بعض اصول وقواعد انتظامات کے لئے بنائے جاتے ہیں اور بنائے گئے ہیں اور جلسہ کے بہترین انتظامات کے حصول کے لئے بنائے گئے ہیں۔ پس اگر کوئی کارکن کسی مہمان کو اس طرف توجہ دلاتا ہے تو اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں نہ کہ اس بات پر ناراض ہوجائیں۔ کارکنان کو تو مَیں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ وہ خوش اخلاقی سے اپنے فرائض ادا کریں۔

دوسری اہم بات جو شامل ہونے والوں کو خاص طور پر مَیں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ خاص طور پر اپنے گردو پیش پر نظر رکھیں۔ اپنے ماحول پر نظر رکھیں۔ سیکورٹی انتظامات کے باوجود کوئی شریر عنصر جو ہے وہ شرارت کر سکتا ہے۔ جب کہ آج کل ہر جگہ مخالفین کے منصوبے جماعت کو نقصان پہنچانے یا کم ازکم بے چینی پیدا کرنے کے ہیں۔ جلسہ میں بھی وہ باوجود تمام تر سیکورٹی کے، بعض دفعہ دھوکے سے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ سیکورٹی کا تو پورا انتظام ہے۔ اس لئے سیکورٹی کے انتظام سے خاص طور پر مکمل تعاون کریں۔ دس مرتبہ بھی آپ کو، اپنے آپ کو چیک کرانے کے لئے پیش کرنا پڑے تو پیش کریں۔ یہ آپ کی ہتک یا کسی قسم کے شک کی وجہ سے نہیں ہوگا بلکہ آپ کی حفاظت کے لئے ہے۔ اسے کسی قسم کا اَنا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ کسی کے ساتھ اگر کوئی مہمان بھی آرہا ہے تو اسے اسی صورت میں اجازت ہوگی جب انتظامیہ کی طرف سے اجازت ہوگی اور ان کی تسلّی ہوگی۔ یا جو بھی انتظامیہ نے اس کے لئے طریق کار مقرر کیا ہوا ہے اس سے گزرنا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور جلسہ سے حتی المقدور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب مَیں خطبہ کے مضمون کی طرف آتا ہوں اور آج کا خطبہ بھی انہی شہداء کے ذکر خیر پر ہی ہے جنہوں نے اپنی جان کی قربانیاں دے کر ہماری سوچوں کے نئے راستے متعین کردیئے ہیں۔

آج کی فہرست میں سب سے پہلا نام جو میرے سامنے ہیں، مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب شہید ابن مکرم نصیر احمد سولنگی صاحب کا ہے۔ یہ ترتیب کوئی خاص وجہ سے نہیں ہے۔ جس طرح کوائف میرے سامنے آتے ہیں مَیں وہ بیان کر رہا ہوں۔

مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب شہید کا ذکر خیر فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل شہداء کا ذکر خیر فرمایا۔

مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب شہید ابن مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب، مکرم چوہدری حفیظ احمد کاہلوں صاحب شہید ایڈووکیٹ ابن چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی، مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب شہید ابن مکرم چوہدری نثار احمد صاحب، مکرم اعجاز الحق صاحب شہید ابن مکرم رحمت اللہ صاحب، مکرم شیخ ندیم احمد طارق صاحب شہید ابن مکرم شیخ محمد منشاء صاحب، مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب شہید ابن مکرم عبداللطیف پراچہ صاحب، مکرم مرزا ظفر احمد صاحب شہید ابن مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب، مکرم مرزا محمود احمد صاحب شہید ابن مکرم اکبر علی صاحب، مکرم شیخ محمد اکرم اطہر صاحب شہید ابن مکرم شیخ شمس الدین صاحب، مکرم مرزا منصور بیگ صاحب شہید ابن مکرم مرزا اسرور بیگ صاحب مرحوم، مکرم میاں محمد منیر صاحب شہید ابن مکرم مولوی عبدالسلام عمر صاحب، مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب شہید ابن مکرم چوہدری یوسف خان صاحب، مکرم ارشد محمود بٹ صاحب شہید ابن مکرم محمود احمد بٹ صاحب، مکرم محمد حسین ملہی صاحب شہید ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب، مکرم مرزا محمد امین صاحب شہید ابن مکرم حاجی عبدالکریم صاحب، مکرم ملک زبیر احمد صاحب شہید ابن مکرم ملک عبدالرشید صاحب، مکرم

چوہدری محمد نواز صاحب شہید ابن مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ججہ، مکرم شیخ مبشر احمد صاحب شہید ابن مکرم شیخ حمید احمد صاحب۔

ان سب شہداء کا ذکر خیر کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سب شہداء کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بیوی بچوں کا حافظ وناصر ہو۔ جن کے والدین حیات ہیں انہیں بھی ہمت اور حوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی نسلوں کے ایمانوں کو بھی مضبوط رکھے۔ صبر اور استقامت سے دین پر یہ سب اور ان کی آئندہ نسلیں بھی قائم رہنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے۔)

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا۔ اور دس زبانوں جرمن، انگریزی، عربی، بنگلہ، فرنچ، فارسی، بلغارین، بوزنین، البانین اور ٹرکش میں اس کے رواں تراجم بھی ہوئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

## یونیورسٹی لیول کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

پروگرام کے مطابق آج شام یونیورسٹی لیول کے طلباء کا حضور انور کے ساتھ ملاقات کا ایک پروگرام تبلیغی ہال میں رکھا گیا تھا۔ آٹھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا جو مکرم محمد لقمان احمد مجوکہ صاحب نے پیش کی۔ اور اس کا جرمن ترجمہ مکرم شعیب مظفر صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور نے طلباء کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے بتایا کہ اس وقت طلباء کی تعداد 275 ہے اور یہ سب یونیورسٹی کے طلباء ہیں۔ پروگرام کے آخر تک یہ تعداد بڑھ کر 290 ہو گئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

آپ مَیں سے بہت سارے ایسے ہوں گے جو پہلے مجھ سے ایک دفعہ مل چکے ہیں اور میٹنگ ہو چکی ہے۔ کچھ نئے بھی آئے ہوں گے۔ یہ عمومی ہدایت مَیں پہلے بھی دے چکا ہوں اور اب بھی دیتا ہوں کہ **سائنس کے مضامین کی طرف اپنا زیادہ رجحان کریں اور پھر اس میں بھی ریسرچ کی طرف جائیں۔** کیونکہ آئندہ جو زمانہ آ رہا ہے اس میں جب بھی اگر ان کو خیال آ گیا اور آہستہ آہستہ یہ خیال ابھرنا شروع ہو گیا ہے، یورپ میں بھی اور انگلستان میں بھی کہ ہمیں یہاں کے لوکل سٹوڈنٹس کو ریسرچ کی طرف آنا چاہئے۔ سائنس کی طرف آنا چاہئے، لیکن جس دن یہ خیال پکا ہو گیا اس دن آپ کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ اس لئے اس سے پہلے کہ یہ لوگ ریسرچ کی فیلڈ میں آگے آئیں اور پھر بہر حال یہاں کے جو اس ریجن کے لوگ ہیں ان کو پہلی Preference ہو گی۔ بے شک ان ملکوں کے ہوں لیکن اگر احمدی نہیں ہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔

**احمدی حقیقت میں جب ریسرچ میں آگے آئیں گے تو پھر قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اپنی ریسرچ کو آگے بڑھائیں گے۔ اس لئے اس سوچ کے ساتھ احمدی کو آگے آنا چاہئے۔ قطع نظر اس کے کہ آپ پاکستانی ہیں یا جرمن ہیں۔ احمدی سٹوڈنٹس جو بھی ہیں ان کو آگے آنا چاہئے۔** بجائے اس کے کہ غیر مسلم آگے آئیں اور جو ریسرچ کا میدان ہے اس پر چھا جائیں۔ اس وقت تک تو وہ چھائے ہوئے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کے لئے بڑا اچھا موقع ہے۔ آگے آنا چاہئے اور عمومی طور پر تو مَیں سٹوڈنٹس کو یہی ہدایت دیا کرتا ہوں لیکن **باقی بھی ہر میدان میں جہاں جہاں بھی آپ جا رہے ہیں اس میں اتنی پرفارمنس کریں کہ واضح طور پر نظر آئیں اور آپ ایسے سٹوڈنٹس ہوں جن کے رزلٹ حقیقت میں Significant ہوں۔**

حضور انور نے فرمایا: پچھلی دفعہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر طلباء کے ساتھ مجلس ہوئی تھی۔ میرا خیال ہے اس میں زیادہ اچھا تجربہ تھا کہ سوال وجواب کئے جائیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ کون کون ایسے طلباء ہیں جو MSc میں پڑھ رہے ہیں یا ماسٹر کر رہے ہیں۔ اس پر طلباء نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

ایک طالب علم نے عرض کیا کہ وہ IT میں MSc کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انفارمیشن ٹیکنالوجی میں کوئی نئی ریسرچ کریں گے یا صرف جو روٹین کا چل رہا ہے اس میں کام کرتے جائیں گے۔ طالبعلم نے عرض کی کہ روٹین کا ہی ہے۔ آگے Phd کرنے کا بھی پروگرام ہے۔

ایک طالب علم نے بتایا کہ وہ سول انجینئرنگ کر رہا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالب علم نے بتایا کہ ابھی تعلیم مکمل ہونے میں تین سال باقی ہیں۔

حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ کون سے ایسے طلباء ہیں جو سائنس کے مضامین فزکس، کیمسٹری، Mathematics وغیرہ پڑھ رہے ہیں اور آگے ریسرچ میں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ MSc کے بعد Phd کرنے کا بھی پروگرام ہے۔

ایک طالب علم نے بتایا کہ MSc کے بعد Phd کرنے کا پروگرام ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالب علم نے بتایا کہ Thesis یہاں علیحدہ نہیں ہوتا بلکہ کورس کا حصہ ہوتا ہے اور پچاس فیصد اس کے نمبر ہوتے ہیں اور پچاس فیصدی تھیوری کے ہوتے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالب علم نے بتایا کہ اسے فزکس (Physics) میں دلچسپی ہے اور Phd کرنے کا پروگرام ہے۔

ایک طالب علم نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ بیالوجی میں Phd کر رہے ہیں "Structural Biology Topic" ہے۔ اس پر ریسرچ کرنی ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ Supervisor ایسا اچھا ہے۔ یہ نہ ہو کہ ریسرچ آپ کی ہو اور نام اس کا آ جائے۔

حضور انور نے فرمایا:

Pharmaceutical Industry، اس میں جائیں گے وہاں بھی تو ریسرچ ہوتی رہتی ہے۔ گورنمنٹ بھی ریسرچ کرتی ہے۔ طالبعلم نے بتایا کہ یہ بھی ایک موقع ہے اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ MSc فیصل آباد (پاکستان) سے کی ہے۔ جرمنی میں ابھی Thesis جمع کروایا ہے جو Agricaulture Technology میں ہے۔ یہ Combination ہے Biotechnology اور Agriculture کا۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ اس کا موضوع " Extraction of lucosinolates" ہے۔

حضور انور نے فرمایا جس بیج (Seed) پر آپ تجربات کر رہے ہیں۔ اس بیج (Seed) کے اوپر ڈائریکٹ کرتے ہیں یا اس کا آئل Extraction کے بعد کرتے ہیں۔

طالبعلم نے بتایا کہ بیج کو Crush کر کے اس پر تجربات کرتے ہیں اور مختلف کیمیکل (Process) کے ذریعہ گزار کر ڈائیلیوٹ کیا جاتا ہے اور صرف پانی ہی ہمارے پاس رہ جاتا ہے۔

ایک طالبعلم نے شہد (Honey) کے متعلق ذکر کر کے دریافت کیا کہ مَیں اس پر کام کرنا چاہتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا شہد کی مکھی کی یہ بھی تو ایک خصوصیت ہے کہ ایک جگہ جب جاتی ہے تو اس Particular پھول سے وہ چھتہ بناتی ہے اور سارا Nectar وہیں سے لیتی ہے۔ اگر اس کینولا کو جو آپ Develop کر رہے ہیں اس کا شہد بنایا جائے تو شہد ایک اور نئی چیز آپ کو دے گا، شفاء للناس کا ایک نیا دروازہ کھلے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل شہد کی مکھیوں کے بارہ میں یہ بھی ہے کہ ان کا Death Rate بہت بڑھ گیا ہے۔ اب تو میرا خیال ہے کہ ستر فیصد تک جو ہیں وہ ایک سال کے اندر اندر مر جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: سیریا (Syria) میں ہمارے ایک سائینٹسٹ ہیں وہ شہد کی مکھیوں پر کافی ریسرچ کرتے ہیں۔ پروفیسر بھی رہے ہیں۔ ان کے بقول جو انہوں نے تجربات کئے ہیں، ان تجربات کے مطابق اس کی مرنے کی شرح بہت کم ہے اور بہت حد تک انہیں کامیابی بھی ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے آپ ان سے بھی رابطہ کریں کہ وہ کس طرح ریسرچ کرتے ہیں۔ ان کے پاس کچھ مواد ہے۔ حضور انور نے فرمایا کینیڈا میں ہمارے احمدی دوست ڈاکٹر محی الدین صاحب ہیں ان کو بھی شہد میں ریسرچ سے دلچسپی ہے۔ ان سے بھی رابطہ کریں۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ ''جنیٹک اینڈ مالیکولر بائیو انجینئرنگ (Genetic and Molecular Bio- Engineering) میرا مضمون ہے۔ اور ہم Zebra Fish پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ اس مچھلی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بہت Fast Re-Generation کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس کے جسم کے مختلف حصوں سے مختلف کریکٹر لے رہے ہیں اور اس پر ریسرچ کر رہے ہیں یا کس طرح؟ اب تک کیا نتائج ہیں؟ اس پر طالبعلم نے بتایا کہ ہم نے دو جینز ڈھونڈی ہیں جو Influence کر سکتی ہیں Re-Generation of Bones کو۔

حضور انور نے فرمایا: آپ Bones کے لئے ایسی ریسرچ کر رہے ہیں جو آرتھیرائٹس کے مریض ہیں ان کے لئے بھی اچھی چیز بن سکتی ہے۔ تو پھر کیا یہ اس طرح کی چیز بنے گی جس طرح ''Stem Cells" پر ریسرچ ہوتی ہے۔ اس سے Bone development ہو سکتی ہے تو بجائے انسان کا اپنے جسم کا Stem Cell لینے کے آپ اس کو لے کر Inject کریں گے۔ تو جہاں جہاں ہڈیوں کی De-Generation ہو رہی ہے اس میں یہ مددگار ہو جائے گا۔

طالبعلم نے بتایا کہ ابھی ہم یہاں کسی مریض پر اس کا تجربہ نہیں کر سکتے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا تیسری دنیا کے ممالک میں آپ کو بعض ایسے مریض مل جائیں گے جہاں آپ ان کا علاج اپنی اس ریسرچ کے مطابق کر سکیں گے۔

ایک طالب علم ملک فن لینڈ (Finland) سے آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ IT (انفارمیشن ٹیکنالوجی) میں ماسٹر کر رہے ہیں۔ بعد میں Phd کرنے کا ارادہ ہے۔ کمپیوٹر ہارڈ وئیر (Computer Hard Ware) کے متعلق ریسرچ کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ایک ریسرچ آج کل یہ بھی ہو رہی ہے کہ سکینرز (Scanners) میں سے جب آپ گزرتے ہیں۔ جیسے بعض جگہ ائیر پورٹس پر ہوتا ہے تو سارا کچھ ننگا نظر آتا ہے اور یہ ریسرچ کر رہے

ہیں کہ وہ ننگ نظر نہ آئے لیکن آپ کو Detect کر لیں۔ اندر کوئی چیز ہو تو وہ ایکسرے میں آ جائے، جسم نظر نہ آئے۔

ایک طالب علم نے فن لینڈ میں جماعت کی رجسٹریشن کے حوالہ سے بات کی اور تعداد کا ذکر کیا کہ ہم تھوڑے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، ابھی آپ بیس(20) بھی نہیں بن سکے؟ مَیں نے کہا تھا کہ بیس(20) بن جائیں تا کہ جماعت بن جائے اور رجسٹریشن ہو سکے۔

طالبعلم کے عرض کرنے پر کہ ہم اللہ کے فضل سے 38 ہو گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پھر تو ان کی جو کم سے کم 20 Requirement کی تھی اب وہ تو پوری ہو گئی ہے۔ تو پھر رجسٹریشن کیوں نہیں ہوتی۔ طالبعلم نے عرض کیا کہ رجسٹریشن کا پراسس شروع ہو گیا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالب علم نے بتایا کہ سانحہ لاہور کا ذکر فن لینڈ کے نیشنل اخبارات میں کافی آیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس کی وجہ سے ان کو بتائیں کہ اس طرح ہمارے جو Talented طلباء ہیں ان کو ویزے دیں۔

طالبعلم نے بتایا کہ ایک پروجیکٹ پر کام کیا "Nano Carbon Particles" پہلے Micro میں ہوتا تھا۔ اب Nano کا دور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا Nano میں تو آپ پوری دنیا کو سمیٹ رہے ہیں ایک بال کے اندر۔ نیوٹیکنالوجی میں کوئی اور بھی ریسرچ کر رہا ہے؟

ایک طالب علم نے بتایا کہ اپلائیڈ فزکس میرا فیلڈ ہے۔ آج کل بہت اونچی عمارات بناتے ہیں اور اس میں اسٹیل استعمال کرتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ جب اسٹیل کے اوپر اسٹیل چڑھا دیتے ہیں تو ٹمپریچر زیادہ ہونے سے اسٹیل پگھل جاتا ہے اور عمارت گر جاتی ہے۔ اس وجہ سے اب عمارات میں ہائی کوالٹی پرفارمنیس میٹریل لگانے کے متعلق ریسرچ ہو رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیکن اب نئی ٹیکنالوجی آئی ہے جس میں Conical شکل میں بلڈنگ بنا رہے ہیں جو Earth Quake کے Shake بھی برداشت کر لے گی۔ کہہ رہے ہیں کہ اس میں مضبوطی آ جائے گی اور کئی سو سال تک وہ کہتے ہیں کہ اس کی زندگی ہوگی اور یہ سخت ترین زلزلہ Nine ریکٹر سکیل کو بھی برداشت کر سکتی ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسا میٹریل استعمال کر رہے ہیں۔

ایک طالبعلم نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ابھی یہ ماڈل ہے اور پیپر ورک ہے اور ابھی تعمیر شروع نہیں ہوئی۔ Mathematically انہوں نے Prove کر لیا ہے کہ ہو سکتا ہے۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ماسٹر کر رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ IT میں بہت سارے لوگ جاتے ہیں۔ آسان ہے یا کیا وجہ ہے؟ یا Jobs بہت جلدی مل جاتے ہیں۔

طالبعلم نے بتایا کہ شروع میں نسبتاً آسان لگتی ہے اس لئے طلباء IT میں چلے جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آسان لگتی ہے تو چلے جاتے ہیں۔ فرمایا اس میں طلباء کو کوئی Guidence تو ہوتی نہیں ہے اور جو وہ اپنے سٹوڈنٹس سے، ساتھیوں سے سنتے ہیں کہ اکثر نے IT کر لیا ہے تو چلو ہم بھی IT کر لیں۔ حضور نے فرمایا: **مَیں نے سیکرٹری تعلیم صاحب کو کہا تھا کہ ایک سسٹم بنائیں۔ طلباء کی کونسلنگ ہو، گائیڈنس ہو، جو مختلف فیلڈز کے پروفیشنل ہیں وہ طلباء کو Abitur کرنے سے پہلے گائیڈ کیا کریں کہ انہوں نے کونسی فیلڈ لینی ہے۔** طلباء کو کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ طلباء بھی یہ کہتے ہیں کہ چلو ہم نے پیسے کمانے ہیں۔ جلدی کرو یا یہ آسان مضمون ہے اس میں ماسٹرز کی سند ہاتھ میں آ جائے گی۔ آئی ٹی(IT) والے جماعت میں بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ کچھ تھوڑے سے سائنس میں بھی جانے چاہئیں۔ جو گئے وہ دو چار ہی کھڑے ہوئے ہیں۔

حضور نے فرمایا: ابھی تک تو آئی ٹی (IT) میں جو کچھ بھی نئی ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے اس سے ہم کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ **آج کل مختلف سائٹس ہیں جو جماعت کے خلاف پراپیگنڈہ کرتی ہیں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ ہم کتنی جلدی اپنی انفارمیشن اس میں فیڈ کر دیں کہ ان کا اثر ہونے سے پہلے ہماری چیز پہنچی ہو۔**

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ اسلام میں ایک طرف تعلیم اور علم کی اہمیت بہت رکھی گئی ہے۔ تو دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض علوم ایسے ہیں جو خدا سے دور لے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک علم جو Cloning وغیرہ ہوتی ہے اس کے بارہ میں بتایا گیا ہے کہ اس کے اوپر جہنم کا عذاب ہے۔ اور یہ الٹا پڑے گا انسان کو اور یہ خدا سے دور لے جانے والا ہے۔ باقی قرآن کریم نے ہر ریسرچ کو علم قرار دیا ہے اور یہ نہیں کہا گیا کہ ان باقی علوم کو نہ پڑھو یا اس کا الٹا نقصان ہوگا۔ باقی سب علوم کے فائدے ہی ہیں۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسی چیز ہے جو ہم لوگ ذہن میں رکھ سکتے ہیں یا کوئی ایسی کوشش کر سکتے ہیں کہ ہم لوگوں کا جو کام ہو اس کا اچھا استعمال ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ہر چیز جو دنیا میں ہے اس کا ایک اچھا پہلو بھی ہے، برا پہلو بھی ہے۔ اب آئی ٹی (IT) ہے۔ اس کا اس وقت دنیا میں جتنا استعمال ہو رہا ہے اس کا اچھا پہلو تو صرف جماعت احمدیہ ہی استعمال کر رہی ہے۔ اس میں جتنی بھی ویب سائٹس ہیں 70 یا 75 فیصد میں نے سنا ہے جو Pornography پر چل رہی ہوتی ہیں۔ تو یہ اس کا برا پہلو ہے۔ اس کو Download کر کے دیکھ لیتے ہیں یا Chatting ہے اس میں غلط قسم کے استعمال ہو رہے ہیں یا Face Book ہے اس کے غلط استعمال ہو رہے ہیں۔ تو اس کے اگر اچھے پہلو استعمال کئے جائیں تو ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ۔ ہمارے جو احمدی سٹوڈنٹس ہیں ان کو مَیں یہی کہتا ہوں کہ آگے آئیں اور دیکھیں، ان کے جو اچھے پہلو ہیں ان کو اتنے زیادہ اجاگر کر دیں، دنیا کے سامنے لے آئیں کہ برے پہلو خود ہی آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ جائیں۔ زور تو ہمارا نہیں چل سکتا۔ ہم یہی کر سکتے ہیں اچھی چیز پیش کریں گے تو بری چیز پیچھے ہٹے گی۔

ایک طالب علم نے بتایا کہ ہم نے یونیورسٹی میں تبلیغی میٹنگ کی تھی کہ یونیورسٹی میں کس طرح تبلیغ ہو سکتی ہے۔ ہم نے یہ سوچا تھا کہ نوّے فیصد اسلام کے بارہ میں بات کریں اور آخری دس فیصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بات کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ تبلیغی میٹنگ کے لئے مَیں نے یہ کہا ہوا ہے۔ بڑی کھلی ہدایت دی ہوئی ہے کہ **ہر ماحول میں تبلیغ کا مختلف انداز ہوتا ہے۔**

حضور انور نے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مجلس میں آپ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ ہیں۔ پچاس میں چالیس جو ہیں وہ خدا کے وجود پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ ان کو اگر آپ بتائیں گے کہ اسلام سچا ہے یا احمدیت سچی ہے، ان کو فرق ہی نہیں پڑتا۔ ان کو پہلے یہ بتائیں کہ خدا ایک ہے۔ ایک بہت بڑی تعداد شہروں میں رہنے والوں کی تو خدا کے اوپر ایمان ہی نہیں رکھتی۔ جو خدا کے اوپر ایمان نہیں رکھتے ان کو احمدیت کی سچائی سے یا اسلام کی سچائی سے یا عیسائیت کی سچائی سے کیا فرق پڑتا ہے۔ پہلے تو اس کو یہ بتائیں کہ خدا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے یہاں بلجیم میں ہی ایک انڈونیشین ہیں جو گزشتہ ساٹھ سال سے وہاں رہتے ہیں۔ مَیں کئی دفعہ بتا بھی چکا ہوں کہ وہ خدا پر یقین نہیں رکھتے تھے، ان کی بیوی عیسائی تھی۔ وہ ان کو بڑا سمجھاتی تھی۔ کہتی تھی کہ مَیں چالیس سال سے انہیں سمجھا رہی ہوں کہ خدا ہے مگر یہ مانتا نہیں تھا۔ آخر ہمارے مبلغ سے ان کا رابطہ ہو گیا۔ ان کو خدا کے وجود کے اوپر یقین دلایا۔ جب دلا دیا تو وہ کہتا ہے کہ اب خدا کے اوپر مجھے یقین تو آپ لوگوں کی وجہ سے آ گیا۔ اب جب خدا کے وجود پر یقین آ گیا تو یہ آپ کی وجہ سے آیا تو یقیناً آپ لوگ جس مذہب میں ہیں وہ سچا ہوگا اس لئے مَیں احمدی ہوتا ہوں۔ نہ احمدیت کی سچائی کی دلیل پیش آئی، نہ اسلام کی سچائی کی دلیل پیش آئی اور جب اس کی عیسائی بیوی نے دیکھا کہ یہ اس وجہ سے خدا کو مان گیا ہے تو اس نے بھی عیسائیت کو چھوڑ کر احمدیت قبول کر لی۔ تو ہر ماحول میں تبلیغ کا انداز مختلف ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا: **ہمیشہ پہلے یہ دیکھیں کہ مزاج کیسا ہے۔ اگر کسی کو خدا کے اوپر یقین نہیں ہے تو پہلے خدا سے بات شروع کریں۔ جس کو عیسائیت کی Supremacy پر اتنا یقین ہے کہ اس کے علاوہ کوئی اور مذہب ہو ہی نہیں سکتا اس کو پہلے یہ بتائیں کہ عیسائیت کی حقیقت کیا ہے۔ تبلیغ یہ نہیں ہے کہ آپ ایک Sitting میں بیٹھ کر یہ کہہ دیں کہ بس بیعت کرلو۔** اس طرح بیعتیں ہونے لگیں تو دنیا ایک دن میں ساری مسلمان ہو جائے گی، احمدی ہو جائے گی۔ یہ ایک لمبا پراسس ہے۔ اس سے گزرنا پڑے گا۔ اس لئے بڑی محنت کرنی پڑے گی۔

حضور انور نے فرمایا: اسی لئے مَیں نے جماعت کو بھی اور تنظیموں کو بھی یہ پروگرام دیا تھا کہ آپ تعارف پیدا کریں۔ صرف جماعت کا یہ تعارف پیدا کریں کہ جماعت کیا چیز ہے؟ آج کل دنیا میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے دنیا کو امن کی تلاش ہے۔ اکانومی کرائسس ہے۔ اس کی وجہ سے گھروں کے امن برباد ہو رہے ہیں۔ دنیا کے امن برباد ہو رہے ہیں۔ جنگیں ہیں ان کی وجہ سے برباد ہو رہے ہیں۔ بلاکس دوبارہ بننے شروع ہو گئے ہیں۔ رشیا ٹوٹا تھا۔ اب دوبارہ رشیا اور چائنا اکٹھے ہو رہے ہیں اسی طرح یا کم از کم رشیا کے ساتھ کچھ اور ملک مل رہے ہیں۔ اس کی اپنی لوکل اسٹیٹس بھی ہیں۔ امریکہ کا بلاک ہے وہ قبضہ کر رہا ہے۔ دنیا میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اس بے چینی کے لئے ایک تعارف پیدا کریں کہ جماعت احمدیہ کا پیغام امن کا ہے۔ یہ ہمارا تعارف ہے۔ یہ ہماری ویب سائٹ ہے۔ یہ ہمارا MTA کا چینل ہے۔ اس کے بعد جس کو دلچسپی ہوگی تو پھر آپ سے رابطہ کرے گا۔ یہ وہاں ہم نے انگلستان میں بھی شروع کیا

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

ہے۔ امریکہ میں بعض اسٹیٹس میں شروع کیا ہے۔ اس کے بڑے اچھے نتائج نکلنے شروع ہوئے ہیں۔ اس سکیم کے اوپر جب آپ عمل کریں گے تو رابطے بحال ہوں گے تو پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ کون لوگ ایسے ہیں جو واقعی مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں اور مذہب کو سننا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: باقی یہ ہے کہ اگر آپ مسلمانوں کو تبلیغ کر رہے ہیں تو وہاں آپ کی یہ دلیل ٹھیک ہوسکتی ہے کہ پہلے اسلام کی (حقیقی تعلیم کی) بات کرو اور پھر آخر پر احمدیت کی بات کرو جو حقیقی اسلام ہے۔ لیکن جو عیسائی ہے، جو خدا پر بھی یقین رکھتا ہے اور مذہب پر بھی یقین رکھتے ہوئے عیسائیت میں پکا ہے۔ اس کو تو اسلام کی ساری صورتحال سامنے نظر آ رہی ہے کہ مسلمان کیا ہیں۔ ان کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ نہیں ہے جو عام مسلمانوں کی ہے۔ انہوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو بگاڑ دیا ہے، اسلام کی حقیقی تصویر دینا ہوگی اور وہ احمدیت سے ہی شروع ہوتی ہے اور احمدیت پر ہی ختم ہوگی کیونکہ احمدیت ہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر کسی مسلمان کو آپ تبلیغ کر رہے ہیں مَیں آپ کو بتا رہا ہوں کہ مختلف طریقے ہیں۔ ایک تو خدا کو ماننے والا ہے اور ایک مذہب کو ماننے والا ہے۔ مذہب کو ماننے والا ہے تو کس مذہب کو ماننے والا ہے تو پھر اس کے مطابق اس کو Treat کریں۔ اگر مسلمان ہیں یہ لوگ تو ویسے ہی بڑے Rigid ہوئے ہوئے ہیں۔ ان کو پہلے اس یقین پر تولے کر آئیں کہ آیا یہ زمانہ ایسا ہے کہ اس کی اصلاح کے لئے کسی کو آنا چاہئے۔ آنا چاہئے تو وہ کہاں ہے؟ ہمیں بتاؤ۔ اور اگر تم پوچھنا چاہتے ہو کہ کہاں ہے تو سنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن کریم کی پیشگوئیاں یہ کہتی ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ بات آگے چلے گی تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت، احمدیت کی سچائی پر باتیں ہوں گی۔

حضوانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **سیمینار اور سمپوزیم منعقد کرنے کا یہ طریق ہے کہ اس میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارہ میں بتائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ریفرنس کے ساتھ بتائیں کہ آپؑ نے قرآن کریم سے یہ اخذ کرکے اور یہ نتیجہ نکال کے یہ تعلیم دی ہے اور ہم اس کو یہ ماننے والے ہیں۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ریفرنس سے اسلامی تعلیم کے بارہ میں بتائیں کہ ہم نے اس چیز سے یہ سمجھا ہے۔ یہ آیت ہے ہم نے اس سے یہ سمجھا ہے۔ فلاں آیت ہے ہم نے اس سے یہ سمجھا ہے۔ اس کی اگر آپ سیمینار میں وضاحت دیں گے تو پھر سوال وجواب ہوں گے۔ جب سیمینار کرنے کے بعد سوال وجواب ہوتے ہیں تو اس کی آپ کو اچھے طریقے سے تیاری کر کے جانا چاہئے پھر آپ جواب بھی دے سکیں گے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سیمینار کے شروع میں اپنا تعارف دیں اور پہلے دس پندرہ منٹ میں اسلام کی حقیقی تعلیم بتائیں اور لوگوں کے مزاج کے مطابق اس کا عنوان رکھیں۔ اگر کوئی پڑھے لکھے سکالرز آ رہے ہیں تو ان کے ذہن کے مطابق کوئی Topic رکھیں۔ اگر نارمل سٹوڈنٹ آ رہے ہیں تو ایسا Topic رکھیں جو ان کی دلچسپی کا موجب ہو۔ اصل مقصد تو یہ ہے کہ وہ آپ کی بات سن لیں۔ اس لئے یہاں لوگوں کی حیثیت کو دیکھنا پڑے گا کہ کس مزاج کے لوگ ہیں اور پھر اس کے مطابق طریق اختیار کرنا پڑے گا۔ وہ روایتی اور ٹکسالی طریقے جو ہیں وہ اب نہیں چلیں گے۔ نئے نئے طریقے، لوگوں کی سوچوں کے مطابق آپ کو اختیار کرنے پڑیں گے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضور انور جب پڑھتے تھے تو آپ کے پڑھنے کے طریقہ کار کیا ہوتے تھے۔ امتحان سے پہلے آپ کیا کرتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا مَیں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اچھے سٹوڈنٹس کس طرح بن سکتے ہیں۔ جب بھی پڑھنے کے لئے بیٹھنا ہو تو خالی الذہن ہوکر پوری طرح پوری توجہ پڑھائی کی طرف مرکوز کرنی چاہئے۔ اگر نیند آ رہی ہے تو سو جائیں، یہ زیادہ بہتر ہے۔ زبردستی نہ کریں کہ ضرور جاگنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ۔مَیں نے تو دیکھا ہے کہ صحیح طریقہ وہی ہوتا ہے کہ جب بھی اگر سمجھ آئی ہے کسی خاص چیز کی، اور خاص طور پر جو آج پڑھا ہے، یا کوئی لیکچر سنا ہے یا ڈسکشن ہوئی ہے تو اس کو تھوڑا سا Repeat کر لے۔ تھوڑی دیر بعد Revise کر لے تو وہ چیز ذہن میں رہ جاتی ہے۔ **مَیں چاہتا ہوں کہ آپ سب Shining سٹوڈنٹ بنیں۔**

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ کیا دنیا احمدیت کی فتح ایٹمی جنگ کے بغیر دیکھے گی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن اس وقت جو حالات ہیں دنیا بڑی تیزی سے World War کی طرف جا رہی ہے۔ اور جب بھی جنگ ہوئی تو نیوکلیر وار ہوگی۔ کیونکہ ہر ملک کے پاس نیوکلیر ہتھیار ہیں۔ ہم صرف یہ دعا کر سکتے ہیں کہ اگر یہ ہو تو ہماری زندگیوں میں نہ ہو۔ اگر اس سے پہلے ہم دعا کریں، ہم محنت کریں، ہم اسلام احمدیت کی فتح بغیر جنگ کے اپنی زندگیوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے لئے ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس ساری طاقت ہے۔ اگر وہ کہتا ہے کہ تم دعا کرو، میں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔ یہ صرف احمدی ہیں جو جنگ سے بچنے کے لئے کچھ کر سکتے ہیں اور یہ صرف دعاؤں کے ذریعہ ہی ممکن ہوسکتا ہے۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ نو بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

**(باقی آئندہ)**

# رپورٹ شعبہ پریس اینڈ میڈیا جلسہ سالانہ قادیان 2010

جلسہ سالانہ قادیان 2010 کی تشہیر کے لئے ماہ نومبر میں امراء، زونل امراء اور مبلغ انچارج صاحبان کو جلسہ سالانہ اور جماعت کے تعارف پر مشتمل آرٹیکل ومضامین بذریعہ فیکس، میل اور رجسٹری بھجوائے گئے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے چنڈیگڑھ۔ جالندھر، امرتسر، بٹالہ، گورداسپور، ہوشیارپور اور پٹھانکوٹ کے تقریباً 200 رپورٹرس، اخبار کے ایڈیٹران اور کالم نویسیوں سے ملاقات کی گئی۔ جسکے نتیجہ میں تقریباً 60 کے قریب رپورٹرس، T.V چینل کے نمائندگان جلسے کی کوریج کے لئے تشریف لائے۔ یہ نمائندگان قادیان کے نمائندگان کے علاوہ ہیں۔ امسال جلسہ سالانہ کی کوریج 12 صوبوں میں ہوئی جنکے نام مندرجہ ذیل ہیں:

جموں کشمیر۔ پنجاب۔ ہماچل۔ ہریانہ۔ یوپی۔ جھارکھنڈ۔ بنگال۔ مہاراشٹر۔ آندھراپردیش۔ کیرلہ چھتیس گڑھ۔ گجرات۔

اس سال 53 سے زائد اخبارات نے جلسہ پر مشتمل مضامین، آرٹیکل وخبریں شائع کیں۔ جن کی تعداد 155 ہے۔ یہ وہ تعداد ہے جو ابھی تک دفتر میں موصول ہوچکی ہے۔ ان میں 21 آرٹیکل ہیں بقیہ 134 تفصیلی خبریں ہیں جب کہ گجرات میں 34 اخبارات میں تفصیلی خبریں ومضامین شائع ہوئی ہیں جو ابھی تک دفتر میں موصول نہیں ہوئیں۔ اخبارات میں مضمون وآرٹیکل مورخہ 10-12-2010 سے لگنے شروع ہو چکے تھے اور مورخہ 31 دسمبر تک لگتے رہے۔ جن اخبارات میں خبریں وآرٹیکل شائع ہوئے ہیں، اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

18 عدد ہندی اخبارات: روزنامہ جاگرن، روزنامہ نوبھارت راجدھانی، روزنامہ اجیت ہندی، روزنامہ دینک بھاسکر، روزنامہ چھتیس گڑھ، روزنامہ انکونٹر، روزنامہ نوبھارت رائے پور، روزنامہ ہری بھومی، روزنامہ اُتم ہندو، روزنامہ اجیت سماچار، روزنامہ پنجاب کیسری، روزنامہ امرُاجالہ، ماہانہ مسکا چسکا، ہفت روزہ دی گائیڈ آف انڈیا، روزنامہ ہندی ٹریبیون، روزنامہ ہندوستان، روزنامہ دیوہماچل۔

12 عدد پنجابی اخبارات: روزنامہ جگ بانی، روزنامہ اجیت، روزنامہ اکالی پتریکا، روزنامہ سچ دی پٹاری، روزنامہا آج دی آواز، روزنامہ رنجیت، روزنامہ چڑھ دی کلا، روزنامہ نواں زمانہ، روزنامہ پنجابی ٹریبیون، روزنامہ سپوکس مین، روزنامہ دیش سیوک، روزنامہ دینک ٹریبیون۔

5 عدد انگریزی اخبار: Pioneer,Hindustan Times,Tribune,HillPost,The Times of India

5 عدد اردو: روزنامہ ہند سماچار، روزنامہ اودھ نامہ، روزنامہ غیاث کشمیر، روزنامہ دی یوتھ کشمیر، روزنامہ نیوز لائن کشمیر۔ 7 عدد تیلگو اخبارات: روزنامہ سوریہ، روزنامہ ساکھشی، روزنامہ آندھرا بھومی، روزنامہ آندھرا جیوتی، روزنامہ وارتا، روزنامہ وشال آندھرا، روزنامہ اناڈو۔

1 ملیالم اخبار: منورمہ۔

1 بنگلہ اخبار: آنند بازار پتریکا۔

4 عدد مراٹھی اخبار: سنگھرش، ہیلولوک مت، ترون بھارت، پُنّے نگری۔

E PAPER: الحمدللہ اس بار 15 نیوز وآرٹیکل اخبارات کے انٹرنیٹ ایڈیشن میں شائع ہوئے۔

الیکٹرونک میڈیا: اس بار 8 چینل نے جلسہ سالانہ کے پروگرام کو کوریج کیا۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں: دوردرشن جالندھر، MH1,PTC NEWS,TIME TV,ZEE PUNJABI, DAY AND NIGHT، آکاش ریڈیو، آل انڈیا ریڈیو۔

☆ اسی طرح مورخہ 12.1.11 کو دوردرشن جالندھر پر جلسہ پر مشتمل 10 منٹ کی ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔

شعبہ کے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے محترم منیر احمد صاحب خادم افسر جلسہ گاہ، مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب سیکریٹری پریس کمیٹی ومنتظم شعبہ پریس اینڈ میڈیا، مکرم مقبول احمد صاحب رپورٹر، مکرم لقمان احمد صاحب، مکرم طارق احمد صاحب خان، مکرم کرشن احمد صاحب رپورٹر، مکرم عبدالسلام صاحب طاری رپورٹر، نیز مکرم شیخ منان احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم طاہر احمد صاحب منیر، مکرم بی ایم عارف صاحب نیز دیگر معاونین نے دن رات کام کیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ ان تمام کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(سید تنویر احمد، صدر پریس کمیٹی ونائب افسر جلسہ گاہ قادیان)


**محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں**

**تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے**

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھراپردیش

## معاصرین کی آراء:

# بھلا اسلام کا دہشت گردی سے کیا لینا دینا؟

### جس مذہب کے نام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے
### اُس کے متھے اسلامی دہشت گردی لفظ مڑھ دینا کہاں تک درست ہے؟۔

روز نامہ بھاسکر جالندھر مورخہ ۱۲ جنوری ۲۰۱۱ء میں ڈاکٹر وید پرتاپ ویدک کا ایک کالم دہشت گردی کا مذہب سے کیا تعلق شائع ہوا ہے۔ڈاکٹر صاحب ایک مشہور کالم نگار اور انسانی حقوق کے علمبردار ہیں۔آپ لکھتے ہیں:۔

’’کیا دہشت کا کوئی رنگ ہوتا ہے؟ کوئی مذہب ہوتا ہے؟ ہوتا تو نہیں لیکن منہ کے مزے کیلئے لوگ اس کا ایسا نام رکھ لیتے ہیں۔ ایسا نام رکھنا بہت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ کچھ سرپھروں کا جوش ساری قوم کیلئے بدنامی کا ٹیکا بن جاتا ہے۔ یہ ٹیکا کبھی سکھوں کے سر لگا۔کبھی مسلمانوں کے اور اب یہ ہندوؤں کے سر پر لگ رہا ہے۔

جب سے اسیمانند کا بیان لیک ہوا ہے ملک میں عجیب سی سیاست شروع ہوگئی ہے۔کہا جا رہا ہے کہ یہ’’دہشت گردی‘‘ ہندو دہشت گردی ہے اور سنگھی دہشت گردی ہے۔جس آدمی کو سنگھی دہشت گرد بتایا جا رہا ہے اُسے ہی پاکستانی آئی۔ایس۔آئی کا ایجنٹ بھی کہا جا رہا ہے۔کیا خوب ہے یہ سیاست۔

جو لوگ دہشت گردی پر سیاست کر رہے ہیں وہ بہت بھولے معلوم ہوتے ہیں۔وہ یہ کیوں نہیں سمجھ رہے کہ ’’دہشت گردی‘‘ اور’’ ہندو‘‘ ان دو لفظوں کو آپس میں جوڑ کر وہ کروڑوں امن پسند ہندوؤں کو ٹھیس نہیں پہنچا رہے ہیں وہ انجانے میں ہی اپنے لاکھوں کروڑوں ووٹوں کو کھونے کا انتظام کر رہے ہیں بالکل ویسے ہی جیسے کچھ متشدد دہشت گردوں کی وجہ سے سارے ملک کے مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ بھلا اسلام کا دہشت گردی سے کیا لینا دینا؟ جس مذہب کے نام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے اُس کے متھے اسلامی دہشت گردی لفظ مڑھ دینا کہاں تک درست ہے؟۔اسی طرح ہندوتو اور دہشت گردی میں تو 36 کا آنکڑا ہے۔جو ہندو’’ آتم سروبھوتیشو‘‘ یعنی سبھی انسانوں میں خود ہی کو دیکھتا ہے وہ کسی بے قصور کا قتل کیسے کر سکتا ہے؟ دہشت گردی تو ڈرپوک کا کام ہے اُس میں بہادری کہاں ہوتی ہے؟ جو چھپ کر وار کرے بے قصور کو مار کر بھاگ جائے اسے بہادر کون کہے گا؟

کوئی بھی دہشت گرد نہ تو غازی ہوتا ہے اور نہ ہی انقلابی۔غازی تو لڑنے سے پہلے با قاعدہ جنگ کا اعلان کرتا ہے اور اگر اُس کے مخالف کے ہاتھ میں ہتھیار نہیں ہوتا تو وہ اسے ہتھیار دیتا ہے۔اس کے علاوہ وہ جنگ کے قوانین اور اصولوں کی بھی اتباع کرتا ہے۔کیا کوئی دہشت گرد ایسا کرتا ہے؟

ہمارے جنگ آزادی کے بے شمار عظیم سپہ سالار جیسے ساورکر، چافے برادران، بھگت سنگھ، بسمل، آزاد وغیرہ نے بھی تشدّد کا سہارا لیا لیکن ہم کبھی اُنہیں دہشت گرد نہیں مان سکتے۔اس کی کئی وجوہات ہیں۔ پہلا تو ان کا تشدد محض غیر ملکی حکمرانوں تک ہی محدود تھا۔اُن کی ہر چند کوشش ہوتی تھی کہ کسی بھی ہندوستانی کا خون نہ بہے۔لیکن دنیا کے زیادہ تر دہشت گرد اپنے ہی لوگوں کا خون سب سے زیادہ کرتے ہیں۔کشمیری دہشت گردوں نے سب سے زیادہ کن کو مارا؟ کیا کشمیریوں اور مسلمانوں کو نہیں طالبان کن کو مار رہے ہیں؟ سب سے زیادہ وہ پاکستان اور افغانستان کے مسلمانوں کو مار رہے ہیں۔شری لنکا کے دہشت گردوں نے سنہلوں کے ساتھ ساتھ تمل رہنماؤں کو مارنے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

ہندوستان کے دہشت گرد چاہے وہ سکھ ہوں یا مسلمان یا ہندو۔کیا انہوں نے کوئی ایسا بم بنایا ہے جس سے صرف پرائے لوگ ہی مارے جائیں اور ان کے اپنے لوگ بچ جائیں؟ امریکہ میں کلوکلس کلان کے دہشت گردوں کا نشانہ کون لوگ ہوتے تھے کیا ان کے اپنے عیسائی لوگ نہیں؟ ہمارے ماؤوادی کیا کر رہے ہیں وہ سب سے زیادہ مارکس وادیوں کو ہی مار رہے ہیں۔ مارکس تو ماؤ کے جد امجد اتھے، اگر لینن کو ماؤ کا باپ مانیں تو، ہمارے بنگال کے دہشت گرد تو جد امجد کے قاتل ہیں بلکہ آباء واجداد کے قاتل ثابت ہو رہے ہیں۔

ہمارے انقلابی بم پھینک کر ڈرپوکوں کی طرح جان بچاتے نہیں پھرتے تھے۔وہ ہنستے ہنستے پھانسی پر جھول جاتے تھے۔ پکڑے جانے پر وہ انسانی حقوق کے علمبرداروں یا وکیلوں یا نوبل لارینٹوں کی پناہ میں نہیں جاتے تھے۔وہ پہلے شیر کی طرح دہاڑ کر بعد میں چوہے کی شکل اختیار نہیں کرتے تھے اسی لئے اگر کچھ ہندو سنیاسیوں اور سادھویوں اور کارندوں نے دہشت گردی کا سہارا لیا ہے تو انہیں اپنا گناہ کھل کر قبول کرنا چاہئے اور بھارت کے قانون کو اُن کے ساتھ کسی بھی طرح کی نرمی نہیں برتنی چاہئے۔اُنہیں اس بات پر بھی شرم آنی چاہئے کہ اُن کی وجہ سے پوری ہندو قوم ہی نہیں اپنا پیارا بھارت بھی بدنام ہو رہا ہے کیا انہیں پتہ نہیں کہ اُن کی وجہ سے پاکستان کا حوصلہ کتنا اُونچا ہو گیا ہے۔ پاکستان کو ساری دنیا قانون توڑنے والا ملک مانتی ہے۔اپنے ان مذعومہ سادھو، سنتوں کی وجہ سے اب ہم بھی اُسی درجے میں پہنچ رہے ہیں۔اگر دہشت گردی کا سہارا لینے والے سادھو سنتوں کا یہ جواب ہے کہ اُن کی دہشت گردی صرف جوابی کاروائی ہے۔تو میں کہوں گا کہ یہ دلیل بہت بودی ہے۔آپ جواب کسے دے رہے ہیں؟ بے چارے بے قصور مسلمانوں کو؟ آپ کو جواب دینا ہے تو اُن قصوروار مسلمان دہشت گردوں کو دیجئے جو بے قصور ہندوؤں کو مارنے پر آمادہ ہیں۔ یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ کچھ بے قصور نوجوان صرف جیل میں اس لئے سڑ رہے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں؟

**دہشت گردی کوئی کرے، کدھر سے بھی کرے مرنے والے سب لوگ بے قصور ہوتے ہیں۔ سارے دہشت گردوں کی ذات ایک ہی ہے اور سارے مرنے والوں کی ذات بھی ایک ہی ہے۔اسی لئے دہشت گردی کا جواب دہشت گردی کبھی نہیں ہوسکتا۔جس طرح کہ بے وقوفی کا جواب بے وقوفی نہیں ہوسکتا۔**

دہشت گردی کبھی بھی کسی بات کا جواب نہیں ہوسکتی۔کیونکہ جواب دینے کیلئے عقل کی ضرورت ہوتی ہے اور عقل کے ختم ہوئے بنا دہشت گردی کی شروعات ہی نہیں ہوسکتی۔دہشت گردی تو خالص جنون ہے جسے ہندوستانی فلسفہ میں ذہنی تناشر کہتے ہیں، دہشت گردی اس کی آخری حد ہے۔

اسلام کے نام پر یہ جنون پاکستان کے مغز کی نس نس میں گھس گیا ہے ورنہ پیغمبر محمدؐ جیسے عظیم معانی دینے والے کے نام پر سلمان تاثیر کو قتل کیوں کیا گیا؟ پاکستان نے اپنے کارناموں سے اسلام کو بدنام کر دیا ہے۔اب کیا بھارت’’ ہندوتو‘‘ کو بھی بدنام کرنا چاہتا ہے۔تاثیر کے قتل پر پاکستان کے سبھی رہنماؤں اور پارٹیوں کی گھگھی بندھ گئی ہے۔فخر کی بات ہے کہ بھارت میں ایسا نہیں ہوا ہے۔

یہ اچھا ہوا کہ سنگھ نے مذعومہ ہندو دہشت گردوں سے خود کو الگ کر لیا اور متشددانہ کاروائیوں کی برائی بیان کی۔اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اس کی حالت بھی ہماری لفٹ پارٹیوں کی طرح ہی ہو جاتی۔ جو ماؤوادیوں کو بچانے کی پوشیدہ کوشش کرتے ہیں۔

ملک کی یہ بڑی بدنصیبی ہوگی کہ دہشت گردی پر سیاست کی جائے جس طرح رشوت خوری سب کیلئے ناپسندیدہ ہے ویسے ہی دہشت گردی بھی ہونی چاہئے دہشت گردی اور رشوت خوری یہ دونوں جڑّ ملک کے دشمن ہیں۔انہیں مار بھگانے کیلئے سبھی سیاسی پارٹیاں، سبھی رہنما، سبھی اقوام مذہب مشہر سبھی مذہبی رہنما ایک جٹ نہیں ہوں گے۔تو ملک اندر سے کھوکھلا اور باہر سے جر جر ہوتا چلا جائے گا۔

**دہشت گردی کو نہ تو رنگوں میں بانٹا جاسکتا ہے اور نہ ہی ہمارے تمہارے کھانچوں میں۔یہ بٹوارہ نہیں سیاست ہے۔دہشت گردی کو جڑ سے تب تک نہیں اُکھاڑا جاسکتا جب تک کہ اُسے پورے ملک کا یکساں دشمن نہ مانا جائے۔‘‘**

☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
(Lucky Stones are available here)
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900, 98145-59792
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

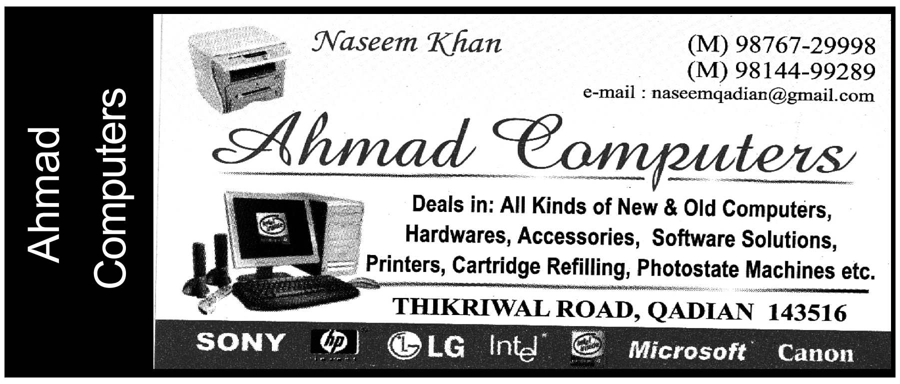


ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

**وصایا ::** منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت نمبر**20903:: مَیں ایم.اے.سید احمد فخر الدین ولد:مکرم ایم محمد عبدالقادر صاحب قوم:احمدی مسلمان پیشہ: تجارت عمر:36 سال تاریخ بیعت:1997ء ساکن:میلا پالیم ڈاکخانہ:میلا پالیم ضلع:ترونیل ویلی صوبہ:تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-3-3 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ:محمد انور احمد العبد:ایم.اے.سید احمد فخر الدین گواہ:ایچ.شمس الدین

**وصیت نمبر**20904:: مَیں ایس.شکیلہ بانو زوجہ:مکرم ایم.اے.سید احمد فخر الدین صاحب قوم:احمدی مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر:32 سال تاریخ بیعت:2000ء ساکن:میلا پالیم ڈاکخانہ:میلا پالیم ضلع:ترونیل ویلی صوبہ:تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-3-3 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: چین 22 گرام 22 کیرٹ، بالی ایک جوڑی 4 گرام بطور حق مہر 22 کیرٹ، کنگن ایک عدد 24 گرام 22 کیرٹ۔کل وزن 50 گرام موجودہ قیمت -/70,000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:ایم.اے.سید احمد فخر الدین الامۃ:ایس.شکیلہ بانو گواہ:ایچ.شمس الدین

**وصیت نمبر**20905:: مَیں ایس.ایس.حسن ابوبکر ولد:مکرم ایس.اے.سید تمیم صاحب مرحوم قوم:احمدی مسلمان پیشہ: پینشنر عمر:71 سال تاریخ بیعت:1969ء ساکن:میلا پالیم ڈاکخانہ:میلا پالیم ضلع:ترونیل ویلی صوبہ:تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-03-09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(ا) ایک مکان بمقام میلا پالیم 13/4/69B (ایک ہزار مربہ فٹ) موجودہ قیمت اندازاً -/4,00,000 روپے۔(۲) 1-1/2 سینٹ زمین مسجد احمدیہ کے پاس اندازاً قیمت -/1,00,000 روپے۔(۳) ایک مکان مشترکہ (تین بہنوں کے ساتھ) 90, sayan street موجودہ قیمت اندازاً -/12,00,000 روپے۔میرا گذارہ آمد از پینشن ماہانہ -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:محمد انور احمد العبد:ایس.ایس.حسن ابوبکر گواہ:ایچ.شمس الدین

**وصیت نمبر**20906:: مَیں جے.نصرت جہاں زوجہ:مکرم اے.بشیر احمد صاحب قوم:احمدی مسلمان پیشہ:ٹیچر عمر:24 سال پیدائشی احمدی ساکن:میلا پالیم ڈاکخانہ:میلا پالیم ضلع:ترونل ویلی صوبہ:تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8-03-2009 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر -/20,000 کے عوض ایک طلائی ہار 24 گرام 22 کیرٹ، زیور طلائی ہار ایک عدد 16 گرام، نکلس ایک عدد 24 گرام، ہار ایک عدد 24 گرام، کنگن ایک عدد 24 گرام، بالیاں ایک جوڑی 8 گرام، ٹاپس ایک جوڑی 5 گرام، انگوٹھی 3 عدد 5 گرام، بریسلیٹ ایک عدد 6 گرام، سہارا ایک عدد 2 گرام۔کل وزن 138 گرام، 22 کیرٹ قیمت اندازاً -/1,86,300 روپے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1100 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:اے.بشیر احمد الامۃ:جے.نصرت جہاں گواہ:ایس.عبدالقادر

**وصیت نمبر**20907:: مَیں وی.او.رحمٰن بیوی مکرم ایس.ایس.حسن ابوبکر صاحب قوم:احمدی مسلمان پیشہ:خانہ داری عمر:60 سال تاریخ بیعت:1979ء ساکن:میلا پالیم ڈاکخانہ:میلا پالیم ضلع:ترونل ویلی صوبہ:تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6-03-2009 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ہار طلائی 15 گرام موجودہ قیمت اندازاً -/20,000 روپے۔ایک دوکان اکبر سٹریٹ میلا پالیم جو کہ اب کرایہ پر دی ہوئی ہے۔ -/25,000 روپے۔حق مہر -/3000 روپے وصول شد۔ میرا گذارہ آمد از کرایہ دکان -/250 روپے ماہانہ و جیب خرچ -/250 روپے ماہانہ کل ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:ایس.ایس.حسن ابوبکر الامۃ:وی.او.رحمٰن بیوی گواہ:ایچ.شمس الدین

**وصیت نمبر** 20908:: مَیں اے.رفیق احمد ولد:مکرم ایس.ایس.حسن ابوبکر صاحب قوم:احمدی مسلمان پیشہ:طالب علم عمر:23 سال پیدائشی احمدی ساکن:میلا پالیم ڈاکخانہ:میلا پالیم ضلع:ترونیل ویلی صوبہ:تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7-03-09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:ایچ.شمس الدین العبد:اے.رفیق احمد گواہ:محمد انور احمد

**وصیت نمبر**20909:: مَیں ایم.رحیلہ بیوی زوجہ مکرم ایم.جلال صاحب قوم:احمدی مسلمان پیشہ:خانہ داری عمر:49 سال تاریخ بیعت:1998ء ساکن:Eatha Mozny ڈاکخانہ:Eatha Mozny ضلع:کنیا کماری صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-04-09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (ا) لمبی چین 32 گرام، قیمت -/32,000 روپے۔(۲) نیکلیس 12 گرام، قیمت -/12,000 روپے۔(۳) چوڑیاں 40 گرام قیمت -/40,000 روپے۔(۴) بالیاں 14 گرام قیمت -/14000 روپے۔(۵) انگوٹھی 5 گرام -/5000 روپے۔(۶) بالیاں 3 گرام -/3000 روپے۔کل 106 گرام قیمت 106000 روپے۔(۷) علاقہ کنیا کماری میں Palathottam کے قریب 6 سینٹ زمین ہے۔اس کی قیمت موجودہ -/2,52,000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:ایم.ضیاء الحق الامۃ:ایم.رحیلہ بیوی گواہ:ایم.جلال

**وصیت نمبر**20910:: مَیں جے.ساجھتا ربیکا زوجہ:مکرم مولوی این.ضیاء الحق صاحب قوم:احمدی مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر:23 سال تاریخ بیعت:1/1999 ساکن:Eathamozny ڈاکخانہ:Eathamozny ضلع: کنیا کماری صوبہ:تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22-04-09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(ا) لمبی چین وچھوٹی چین 80 گرام، قیمت -/80,000 روپے۔(۲) بریسلیٹ 16 گرام -/16,000 روپے۔(۳) نیکلیس 44 گرام، -/44,000 روپے۔ (۴) بالیاں 36 گرام، -/36,000 روپے۔(۵) چوڑیاں 52 گرام، -/52,000 روپے۔(۶) انگوٹھی 13 گرام، -/13,000 روپے۔کل 241,000 روپے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر حصہ 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:ایم.رحیلہ بیوی الامۃ:جے.ساجھتا ربیکہ گواہ:این.ضیاء الحق

**وصیت نمبر** 20911:: مَیں سید اقبال احمد ولد:سید محمد سلیمان صاحب قوم:احمدی مسلمان پیشہ:ملازمت معلم سلسلہ عمر:23 سال پیدائشی احمدی ساکن:محی الدین پور ڈاکخانہ:کوسمبی ضلع:کٹک صوبہ:اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15-03-09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔جائیداد کی تقسیم نہیں ہوئی۔تقسیم جائیداد کے بعد خاکسار اطلاع کرے گا۔ان شاء اللہ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3417 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ:شیخ فرقان احمد العبد:سید اقبال احمد گواہ:فضل رحیم خان

..................................................

**وصیت نمبر**:6301 میں محمد صدیق ولد محمد شفیع صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.5.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4250 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مبارک احمد تقویٰ العبد:محمد صدیق گواہ:خواجہ عطاء الغفار

**وصیت نمبر**:6302 میں تنوجہ پروین زوجہ محمد صدیق صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.5.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت ہوگی۔جائیداد: طلائی زیور۔سونے کی دو انگوٹھیاں، کانٹے ایک عدد جوڑی، بالیاں ایک عدد جوڑی، چاندی کا ایک سیٹ، قیمت -/12500 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:خواجہ عطاء الغفار الامۃ:تنوجہ پروین گواہ:مسعود احمد راشد

**وصیت نمبر**:6303 میں معین احمد صدیق ولد ناصر احمد صدیق قوم احمدی، پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن

پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.4.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے ایم ناصر احمد　　العبد: معین احمد صدیق　　گواہ: حسین رحمٰن

**وصیت نمبر**:6304 میں فاتحہ نازلی زوجہ عادل مرزا صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.5.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ زیورات: نکلس۔ انگوٹھیاں۔ چین۔ ٹاپس بالیاں وغیرہ کل وزن 220.55 گرام قیمت 83.740 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مرزا محمد اقبال　　الامۃ: فاتحہ نازلی　　گواہ: نعیم احمد ڈار

**وصیت نمبر**:6305 میں میر احمد افضل ولد سید حسین ذوقی پیشہ آرکیٹیکٹ پیدائشی احمدی ساکن 4752 روز سٹریٹ ڈاکخانہ Schiller park ضلع Illinois -60176 امریکہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ منقولہ جائیداد: بینک میں 2500 ڈالر، جائیداد 2500 ڈالر۔ غیر منقولہ جائیداد: محبوب نگر آندھرا پردیش میں میرا ایک دس ایکڑ کا آموں کا باغ ہے جس کی موجودہ قیمت چالیس لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ آرکیٹیکٹ 1250 ڈالر ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عمران رشید خان　　العبد میر احمد افضل　　گواہ: محمود احمد

**وصیت نمبر**:6306 میں راشدہ پروین پیشہ تعلیم زوجہ عرفان بشیر عمر 41 سال پیدائشی احمدی قوم راجپوت ساکن یوکے کرائیڈن ڈاکخانہ کرائیڈن ضلع سرے صوبہ یوکے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.3.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: سونے کا ہار دو تولہ قیمت 500 پونڈ، چین ہار ایک تولہ قیمت 250 پونڈ۔ چھ عدد کلائی چوڑیاں پانچ تولہ 1400 پونڈ، چاندی کی پازیب دو تولہ قیمت 15 پونڈ، چاندی کا ہار سیٹ ایک تولہ قیمت 12 پونڈ، حق مہر 300 پونڈ ادا شدہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 150 پونڈ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عرفان بشیر　　الامۃ: راشدہ پروین　　گواہ: شیخ محمد ظفر اللہ

**وصیت نمبر**:6307 میں محمد منذر یسین ولد محمد تحسین پرویز قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1992، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.6.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 4962 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید طارق مجید　　العبد: محمد منذر یسین　　گواہ: ناصر احمد زاہد

**وصیت نمبر**:6308 میں ایم محمد احمد ولد ایم عبد الرحمٰن مرحوم پیشہ تجارت عمر 63 سال پیدائشی احمدی قوم احمدی ساکن سورب ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.4.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک ذاتی مکان قیمت دو لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت -/3000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم بشیر احمد　　العبد: ایم محمد احمد　　گواہ: طیب احمد خان

**وصیت نمبر**:6309 میں دھرم ویر خان ولد ابراہیم خان پیشہ مزدوری قوم احمدی عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن ڈومر خان کلاں ڈاکخانہ ڈومر خان کلاں ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.5.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری -/24000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: بیرو دین　　العبد: دھرم ویر صاحب　　گواہ: برہان احمد خان

**وصیت نمبر**:6310 میں بلبیر خان ولد ابراہیم خان، قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 38 سال تاریخ بیعت 2000ئساکن ڈومر خان کلاں ڈاکخانہ ڈومر خان کلاں ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.5.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری -/24000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: بیرو دین　　العبد: بلبیر خان　　گواہ: سرور احمد خان

**وصیت نمبر**:6311 میں مجاہد احمد سولیجہ ولد محمد فرید سولیجہ قوم احمدی عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.6.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/4962 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سید طارق مجید　　العبد: مجاہد احمد سولیجہ　　گواہ: سید طارق احمد عجب شیر

**وصیت نمبر**:6312 میں عرفان احمد ولد مولوی محمد نعمان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گوداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.6.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/7300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شریف احمد　　العبد: عرفان احمد　　گواہ: طارق محمود

**وصیت نمبر**:6313 میں سید شکیل احمد ولد سید عقیل احمد، قوم احمدی پیشہ نوکری عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن ممبئی ڈاکخانہ ممبئی ضلع ممبئی صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.6.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فلیٹ نمبر 3B-106 ہنومان نگر تھانے قیمت 8 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از سروس -/20,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: روشن احمد تنویر　　العبد: سید شکیل احمد　　گواہ: شیخ اسحاق

**وصیت نمبر**:6314 میں ایس عبد النصیر ولد ایم شاہ الحمید قوم احمدی، پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاکخانہ کوٹار ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.6.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: چھ سینٹ زمین۔ ایک گھر 3/6 B, Dargah Road Soorankudy اس جائیداد میں ایک بھائی مشترکہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/3600 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ایم شاہ الحمید　　العبد: ایس عبد النصیر　　گواہ: رفیق احمد

**وصیت نمبر**:6315 میں ایم وحیدہ حمید زوجہ ایم شاہ الحمید قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن کوٹار ڈاکخانہ کوٹار ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.6.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 275 گرام سونا قیمت 3 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/3600 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس شاہ الحمید　　الامۃ: ایم وحیدہ حمید　　گواہ: رفیق احمد

**وصیت نمبر**:6316 میں رفیق احمد سندھی ولد بشیر احمد سندھی ساکن قادیان پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.7.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/6154 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: طیب احمد خادم　　العبد: رفیق احمد سندھی　　گواہ: شیخ فرید

**وصیت نمبر**:6317 میں طیبہ نسرین بنت شبیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.7.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/200 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: بشیر احمد ناصر　　الامۃ: طیبہ نسرین　　گواہ: طیب احمد خادم

**وصیت نمبر**:6318 میں آمنہ نگہت رشید زوجہ ہارون رشید قوم سید عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کراؤن فورڈ ڈاکخانہ کراؤن فورڈ ضلع ہرلنگٹون صوبہ ہائس یوکے، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.7.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری

وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: سات سیٹ سونے کے، چوڑیاں 11، پانچ انگوٹھیاں، وزن 39.71 گرام قیمت 4200 پاؤنڈ۔ حق مہر سات لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 150 پاؤنڈ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ادریس احمد　　الامۃ: نگہت رشید　　گواہ: احمد صدیق قریشی

**وصیت نمبر**: 6319 میں اسامہ خان کلیم ولد محمود احمد کلیم پیشہ طالب علم عمر 15 سال قوم احمدی پیدائشی احمدی ساکن جرمنی ڈاکخانہ جرمنی Aller ضلع BGN Meyer Borstler 8 Weg 27283 Verden صوبہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.4.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 100 یورو ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرافع خان　　العبد: اسامہ خان کلیم　　گواہ: بشارت احمد

**وصیت نمبر**: 6320 میں محمود احمد کلم ولد شیر احمد خان درویش قوم افغانی پیشہ کاروبار عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن جرمنی ڈاکخانہ Verden Aller 827283 ضلع BGM بورسٹل Weg صوبہ جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.4.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 500 یورو ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرافع خان　　العبد: محمود احمد کلیم　　گواہ: بشارت احمد

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

اس وقت اور اس زمانے میں اسلام کی حقیقی تائید اسی میں ہے کہ ہم اُس تخم بدنامی کو جو بویا گیا ہے اور ان اعتراضات کو جو یورپ اور ایشیا میں پھیلائے گئے ہیں جڑ سے اکھاڑ کر اسلامی خوبیوں کے انوار اور برکات اس قدر غیر قوموں کو دکھلاویں کہ ان کی آنکھیں خیرہ ہوجاویں اور ان کے دل ان مفتریوں سے بیزار ہوجائیں جنہوں نے دھوکہ دے کر مزخرفات شائع کئے ہیں ہمیں ان لوگوں کے خیالات پر نہایت افسوس ہے کہ باوجودیکہ وہ دیکھتے ہیں کہ کس قدر زہریلے اعتراضات پھیلائے جاتے ہیں اور عوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ ان اعتراضات کے رد کرنے کی کچھ ضرورت نہیں صرف مقدمات اٹھانا اور گورنمنٹ میں میموریل بھیجنا کافی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے عمل سے بھی اور اپنی تحریر وتقریر سے بھی دنیا پر یہ ثابت کردیا کہ حقیقی عشق رسول کیا ہے اور اپنی جماعت میں بھی یہی روح پھونکی کہ غیرت رسول دکھاؤ لیکن قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے۔ اسی طرح حضور نے جماعت احمدیہ کے خلفاء کرام کے ذریعہ ناموس رسالت کی حفاظت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کوششوں کا ذکر فرمایا۔

فرمایا: اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کے بارے میں ایک آریہ نے ایک دل آزار کتاب لکھی اور ورتمان رسالہ نے ایک مضمون بھی شائع کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کے رد کے لئے ہر قسم کی کوشش کی اور نصیحت کی کہ مسلمان آنحضور ﷺ کے لئے غیرت دکھائیں اور ساتھ ہی یہ بھی دکھادیں کہ ایک مسلمان اپنے نفس پر بھی قابو رکھتا ہے اور اس سے مغلوب نہیں ہوتا۔ تو دنیا ان کے مقابلے سے خود بخود بھاگ جائے گی۔ اسی تسلسل میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے سلمان رشدی کی مکروہ کتاب کا جواب دیا۔

فرمایا: جب ڈینمارک میں آنحضورؐ کی تصاویر بنائیں گئیں تو ڈینمارک مشن نے اور میں نے خطبات کے ذریعہ ان کا جواب دیا اور قانون کے اندر رہتے ہوئے کاروائیاں بھی کیں۔ فرمایا: قرآن کریم اور اسلام پر ہالینڈ کے ممبر آف پارلیمنٹ کے ذریعہ حملہ ہوا تو ان کے جوابات دیئے گئے۔

فرمایا: قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے غیرت کا مظاہرہ ہے جو ایک حقیقی مسلمان کا سرمایہ ہے۔ قانون سے باہر نکل کر ہم جو بھی عمل کریں گے وہ آنحضرت ﷺ سے صدق ووفا کا تعلق نہیں ہے لیکن اصل چیز جو اس عشق ووفا کے تسلسل کو جاری رکھنے والی ہے آپؐ کا پیغام ہے اگر مسلمان اس پیغام کی حقیقت کو سمجھتے ہوں تو آج یہ حالات نہ ہوں۔ اگر حقیقت میں رسول اللہؐ کے اسوہ پر عمل کر رہے ہوتے تو دشمن کا منہ خود بخود بند ہوجاتا۔

فرمایا: یہ سب کام تقویٰ کے ہیں پس مسلمان اگر ناموس رسالت کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں تو اس تقویٰ کو تلاش کریں جو آنحضرتؐ ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: کہ اگر ہم نے اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذات کو اعتراضوں سے پاک کرنا ہے تو کسی قانون سے نہیں بلکہ دنیا کو آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے لاکر کرنا ہے۔

فرمایا: اگر صرف قانون بنائیں گے اور ان سے اپنے مفاد حاصل کر رہے ہوں گے تو ہم بھی توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ فرمایا: کاش آج بھی ہر مسلمان یہ بات سمجھ جائے کہ قانون ظاہری فتنے کا علاج کرتا ہے دل کا نہیں مسلمان کی حقیقی خوشی اُس وقت ہونی چاہئے جب آنحضورؐ کی عزت دنیا کے دل میں قائم ہوجائے۔ فرمایا: آج احمدیوں کا تو یہ فرض ہے ہی مگر دوسرے مسلمان بھی وہی نمونہ دکھائیں جو آنحضرت ﷺ نے دکھایا تو یہی اسلام کی خدمت ہوگی۔

☆☆☆

# ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

## حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

| نام پروگرام | دن | | وقت |
|---|---|---|---|
| خطبہ جمعہ Live | جمعہ | شام | 6-30 |
| Repeat | جمعہ | رات | 9-45 |
| Repeat | ہفتہ | صبح | 8-45 |
| Repeat | ہفتہ | شام | 3.20 |
| Repeat | اتوار | صبح | 8-45 |
| Repeat | اتوار | شام | 7-35 |
| Repeat | جمعرات | صبح | 9-15 |
| Repeat | جمعرات | شام | 6-00 |
| گلشن وقفِ نو | جمعہ | دوپہر | 1-00 |
| | ہفتہ | رات | 8-25 |
| | اتوار | دوپہر | 12-00 |
| | سوموار | دوپہر | 01-00 |
| | منگل | دوپہر | 01-00 |

## ایم ٹی اے کی Live نشریات

| | | | |
|---|---|---|---|
| راہِ ھُدی Repeate' | ہفتہ | صبح | 9-55 |
| Live | ہفتہ | رات | 9-50 |
| Repeate | منگل | رات | 10-00 |
| Faith Matters | اتوار | صبح | 10-25 |
| | اتوار | دوپہر | 01-25 |
| | اتوار | رات | 10-00 |
| | بدھ | رات | 10-15 |
| | جمعرات | دوپہر | 01-35 |
| انتخابِ سخن Live | ہفتہ | شام | 6-15 |

## آؤ قرآن مجید سیکھیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| یسرنا القرآن کلاس | اتوار | صبح | 07-10 |
| | اتوار | شام | 05-40 |
| | سوموار | صبح | 06-15 |
| لقاء مع العرب | جمعہ | صبح | 7-00 |
| ترجمۃ القرآن | جمعہ | صبح | 9-45 |

## حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

| | | | |
|---|---|---|---|
| سوال وجواب (اردو) | جمعہ | دوپہر | 2-30 |
| لقاء مع العرب | ہفتہ | صبح | 7.05 |
| سوال وجواب (اردو) | ہفتہ | دوپہر | 2-00 |
| لقاء مع العرب | اتوار | صبح | 7-40 |
| سوال وجواب (انگریزی) | سوموار | صبح | 10-25 |
| لقاء مع العرب | منگل | صبح | 6-55 |
| سوال وجواب (فرنچ) | منگل | صبح | 9-00 |
| سوال وجواب | منگل | دوپہر | 2-30 |
| لقاء مع العرب | بُدھ | صبح | 6-50 |
| سوال وجواب | بدھ | صبح | 9-15 |
| سوال وجواب | بدھ | دوپہر | 2-15 |
| خطبہ جمعہ | بدھ | شام | 6-15 |
| لقاء مع العرب | جمعرات | صبح | 6-10 |
| خطبہ جمعہ | جمعرات | صبح | 9-55 |
| سوال وجواب (انگلش) | جمعرات | دوپہر | 2-40 |
| ترجمۃ القرآن | جمعرات | رات | 7-35 |

## خبروں کے اوقات

| | | | |
|---|---|---|---|
| خبرنامہ اردو | روزانہ | صبح | 5-35 |
| | روزانہ | صبح | 8-35 |
| | روزانہ | رات | 9-30 |
| عالمگیر جماعتی خبریں | روزانہ | صبح | 6-15 |
| | روزانہ | دوپہر | 12-00 |
| | روزانہ | شام | 5-30 |
| انگریزی خبریں | روزانہ | رات | 11-30 |
| سائنس اور میڈیکل کی خبریں | جمعہ | صبح | 06-30 |
| " " | منگل | صبح | 06-30 |
| " " | منگل | رات | 06-20 |

**نوٹ**: ان پروگراموں میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہوسکتی ہے۔


بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

**BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN**

**M/S ALLADIN BUILDERS**

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

**Contact : Khalid Ahmad Alladin**

**#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA**

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 27 Jan 2011 Issue No. 4

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

# اگر ہم نے اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذات کو اعتراضوں سے پاک کرنا ہے تو کسی قانون سے نہیں بلکہ دنیا کو آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے لاکر کرنا ہے

## آنحضرتؐ کے مقام کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں وہ روشنی دکھائی ہے کہ جس کیلئے ایک احمدی حضرت مسیح موعودؑ کا بھی شکر گزار ہے اور ہونا چاہئے، اگر آپ ہمیں صحیح روشنی نہ دکھاتے تو ہمارا ابھی آنحضورؐ سے تعلق کا اظہار صرف ظاہری جلسے جلوسوں تک ہی ہوتا۔

خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 21 جنوری 2010 بمقام لندن یو کے

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج کل پریس اور میڈیا میں بڑی شدت سے ایک موضوع زیر بحث بنا ہوا ہے اور وہ ہے ناموس رسالت کی پاسداری یا توہین رسالت کا قانون۔ حضور نے فرمایا کہ ایک سچے مسلمان کیلئے یہ سخت بے چینی کا باعث ہے کہ کسی بھی رسول کی اہانت کی جائے اور جب آنحضورؐ کا سوال ہو تو ایک حقیقی مسلمان بے چین ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کی بے ادبی برداشت نہیں کرسکتا۔

حضور نے فرمایا کہ خصوصاً پاکستان میں یہ موضوع بڑا نازک موڑ اختیار کر گیا ہے۔ اور اسی وجہ سے دنیا کی نظریں آج پاکستان پر ہیں اور مغربی ممالک کے سربراہان اور پوپ صاحب بھی اس حوالے سے پاکستان سے مطالبات کر رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ مغربی ممالک کا میڈیا مسلمانوں کو ایک پر تشدد اور بھیانک اور عدم برداشت سے پُر گروہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس وقت میں اس بحث میں نہیں پڑ رہا کہ مسلمانوں کے نزدیک اس قانون کی کیا اہمیت ہے اور مغربی ممالک اور غیر اسلامی ممالک اس سے کیا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

میں تو اس وقت صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو بھی میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین کرنے کی ہلکی سی بھی کوشش کرے گا وہ خدا کے قول انا کفیناک المستھزئین کے مطابق خدا کی گرفت میں آجائے گا۔ میرے آقا و مولیٰ کا تو یہ مقام ہے کہ آپ کی عزت و مرتبت کی اللہ تعالیٰ ہر آن حفاظت فرما رہا ہے جس تک دنیا والوں کی سوچ پہنچ بھی نہیں سکتی۔

آپ ﷺ کے مقام مرتبے اور عزت کو ہر وقت بلند کرتے چلے جانے کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے۔ ان اللّٰہ وملائکتہٗ یصلون علی النبی۔ اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں۔

یہ مقام آپ کو ملا ہے۔ یہ الفاظ کسی نبی کی شان میں استعمال نہیں ہوئے اور اس مقام کو سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق نے اس زمانے میں سمجھا ہے اور ہمیں بتایا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے آپؐ نے ہر ایک قسم کی بد تحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم دُرود و سلام بھیجو نبی پر۔ اِس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسولِ اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کیلئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپؐ کے اعمالِ صالحہ کی تعریف تحدید سے بیروں تھی۔ اِس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپؐ کی رُوح میں وہ صدق و صفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اِس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۵۰۔۵۱)

حضور نے فرمایا کہ آج یہ صدق و وفا ہے جس کا اُسوہ آنحضرتؐ نے ہمارے سامنے قائم فرمایا ہے۔ یہ تعلق آنحضرتؐ نے اپنے پیدا کرنے والے خدا سے دکھایا۔ فرمایا اگر ہم نے آنحضرتؐ کی پیروی کرنی ہے۔ تو پھر ہمیں صدق و وفا کے ساتھ اُن باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جن کا حکم ہمیں خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اپنی زبانوں کو آنحضرتؐ پر درود بھیجنے سے تر رکھنا ہے تا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکیں۔ تا کہ ہم ان برکتوں سے فیض پا سکیں جو اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی کے ساتھ وابستہ ہیں۔

آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تمام حدود و قیود سے باہر تھی۔ اس لئے آپ کو یہ مقام ملا کہ اللہ اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اور اسی لئے مومنوں کو بھی حکم ہے کہ درود بھیجیں۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے تمام اخلاق فاضلہ کے نمونے ہمارے سامنے پیش کئے۔ پس مومن کا فرض ہے کہ جب وہ آنحضورؐ پر درود بھیجے تو ان نمونوں کو قائم کرنے کی کوشش کرے۔ تب اُس صدق و وفا کا اظہار ہوگا جو ایک مومن اپنے آقا سے کرتا ہے اور یہ شکر گزاری کا درود بن جائے گا۔ یہ ہے ایک مومن کا آنحضورؐ سے عشق و وفا کا تعلق۔ یہ ہے آنحضرتؐ کی ناموس رسالت کہ غیر کا منہ بند کرنے کے لئے ہم آنحضورؐ کے اسوہ پر عمل کریں نہ کہ اپنے ذاتی مفاد حاصل کرنے کیلئے انصاف کی دھجیاں اُڑائیں اور غیر کو اپنے اوپر اور آنحضورؐ پر انگلی اُٹھانے اور اعتراض کرنے کا موقعہ دیں۔ اگر مخالفین اسلام کو آنحضرتؐ پر اعتراض کرنے کا موقعہ ملتا ہے تو ہم بھی گنہگار رہوں گے۔

ہماری بھی جواب طلبی ہوگی کہ تمہارے فلاں عمل نے دشمن کو یہ کہنے کی جرأت دی۔ پس مسلمانوں کے لئے یہ بہت بڑا خوف کا مقام ہے۔ اور جہاں تک دشمن کے بغضوں اور استہزاء کا تعلق ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر اظہار فرما دیا ہے کہ ان لوگوں کے لئے میں کافی ہوں۔

آنحضرتؐ کے مقام کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں وہ روشنی دکھائی ہے کہ جس کیلئے ایک احمدی حضرت مسیح موعودؑ کا بھی شکر گزار ہے اور ہونا چاہئے۔ اگر آپ ہمیں صحیح روشنی نہ دکھاتے تو ہمارا بھی آنحضورؐ سے تعلق کا اظہار صرف ظاہری جلسے جلوسوں تک ہی ہوتا۔ اس درود میں جب ہم آل محمد کہتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کے پیارے مہدی کا تصور بھی ابھرنا چاہئے۔ جس نے اس زمانے میں ہماری رہنمائی فرمائی۔

حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعض تحریرات بیان فرمائیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ ترین مقام کو جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے سمجھا اور دیکھا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰۔۱۶۱)

فرمایا: پس اگر کوئی انصاف کی نظر سے دیکھے تو یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرتؐ کے مقام کو پہچانا ہے کوئی بھی نہیں پہچان سکتا اور آپؐ ہی وہ مرد مجاہد تھے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی ذات پر حملے کی صورت میں موثر آواز بلند کی۔

فرمایا: 1897 میں دیگر پادریوں کی طرف سے آنحضرت ﷺ کے خلاف ایک کتاب شائع کی گئی اور اس کی ایک ہزار کاپی مفت تقسیم کی اور دیگر مسلمانوں اور حضرت مسیح موعود کو بھی اس کی ایک کاپی انہوں نے دی اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار شائع کیا اور حکومت کو توجہ دلائی کہ گو قانون بے شک یہ کہہ دے کہ یہ توہین کے زمرے میں نہیں آتا اور تمہیں بھی اس کی اجازت ہے تم بھی اس کا جواب دو لیکن مسلمان تو ہر نبی پر ایمان لاتے ہیں اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی بھی نبی کے بارے میں اس طرح کی لغویات نہیں لکھ سکتے۔ آپ نے حکومت کو مشورہ دیا کہ گورنمنٹ ایسا قانون بنائے جس میں ہر ایک فریق صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور دوسرے فریق پر گند اُچھالنے کی اجازت نہ ہو۔ اور یہی طریق کار ہے جس سے امن امان اور بھائی چارہ قائم رہ سکتا ہے۔ آپؑ کو آنحضرتؐ کے مقام اور مرتبے کی حفاظت اور مخالفین کے آپؐ پر حملے کے خلاف ایک جوش تھا۔ اور ہر موقع پر آپ اس کے دفاع کیلئے کھڑے ہوتے تھے۔

حضور نے مسلمانوں کو نصائح فرمائیں کہ قطع نظر اس کے کہ ہم کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں آنحضرت ﷺ کے مقام کی حفاظت کیلئے اکٹھے ہو جانا چاہئے۔

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات پیش فرمائیں جن میں آپؑ نے مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کے مقام اور مرتبے کی حفاظت کا اصل طریق بتایا اور فرمایا کہ اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سچی محبت یہی ہے کہ ہم آپؐ کا دامن ان اعتراضات سے پاک کر کے دکھاویں۔

فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے دل کو اسی امر کے لئے کھولا ہے کہ

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان